



# سَيِّضُ نَارِ اَذَات لَهَب

مَدِّ الْحَمْدِ وَالْمَنِّكَ رَسَالَهُ عَدِيمِ النَّظِيرِ عَظِيمِ التَّوْقِيرِ حَلِيِّ الشَّانِ  
تَوْقِي السَّيْرَانِ خَسْرٍ مِنْ سَوْزِ تَحْصِي سَبَبِ السَّمَاءِ بِه

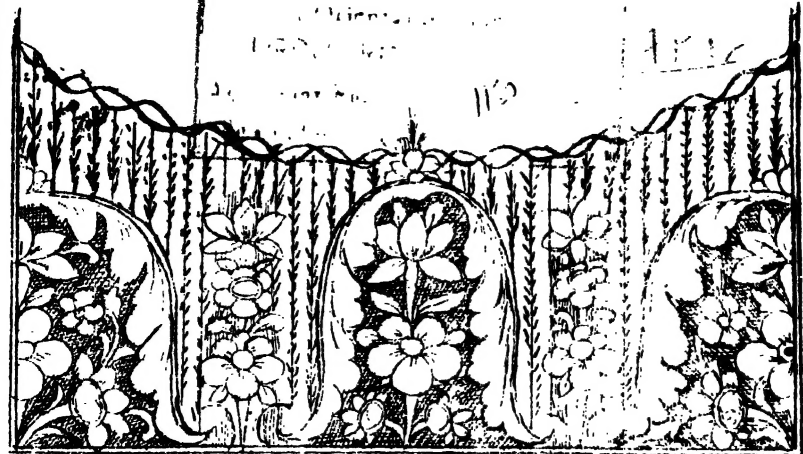
بِفَرَاشِ عَائِجِ نَابِ عَلِي تَقَابِ مَقْبُولِ زُنْبَارِ

## لَهَب نَارِ اَذَات

جَنَابِ اَهْمِ سَيِّدِ غَفُورِ صَبَابِ اَلْوَبَابِ

رَدِّ رَسَالِهِ جَوَابِ تَنَوُّي شَرِيفِ بِنْيَادِ اِعْتِقَادِ مَضَرَّتِ غَفَى عِلَامَةِ مَوْلَانَا  
سَيِّدِ مُحَمَّدِ عِبَادِ اَلْعَلَّامَةِ عَلِي اَللَّهِ مَقَامِهِ فَاِذَا لَكُمُ السَّمَاءُ بِسِيَّالَاتِ غَضَبِ

وَمِنْ اَحْمَدِ بِكَمَالِ اِسْتِهَامِ وَتَضَحُّجِ قَامِ حَلِيِّ طَبِيعِ شَدِيدِ



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هو سبب الأسباب من غير سبب لقطع دابر الضالين عن طريق الحق  
والأدب فاغرقهم الله في سيل الغضب واحرقهم بنار فآت لهب والصلوة  
والسلام على رسولنا محمد سيد العجم والعرب وعلى آله وأئمة ولا سيما على من قال  
الله في بابيه فاذا فرغت فانصب وإلى ربك فارغب أما بعد ساكنان طريق عدل  
انصاف ونازكان طريقتي جدل عتاف پرواضح ہو کہ خضر راہ صدق و سداو یعنی ثنوی شریف بنیاد  
ایک نہ ہی کتاب خاص عنانہ امامیہ میں ہی جسکو صاحب قوتہ قدسیہ مالک ملکات علیہ جامع مقبول و منقول  
حاوی فروغ و نور سید الحق سید المہققین نجل اللاتمة المعصومین فضیل بن بیت اطہار بن عہدہ محمد بن  
تجۃ الاسلام و المسلمین استاذ اکمل فی اکمل نائب ختم الرسل و مولی الناس جناب مفتی سید محمد عباس  
صاحب قبلہ دام ظلہ العالی ہمارا اہم الايام و التلیالی فی احادیث عشرت اور اخبار ارباع صمت و طہارت سے  
منتخب کی زبان اردو میں واسطی تعلیم بیان و نسوان منہن کی نظم فرمایا ہے چنانچہ خود اسکی دیباچہ میں  
فرماتی ہیں اطفال اور لڑکی لینی یہ کتاب ہے اور کچھ آئین بحث و مناظرہ اور عتاب و خطابت و دیگر  
سی مقصود ہیں اور نہ یہ کتاب بطور علم کلام کی ہے کہ بر عایت قوانین مناظرہ و مسلمات خصم سے بہن استدلال کا

کمال ازاد فاضل  
مفتی محمد عباس  
کتاب سید المہققین  
نجل اللاتمة المعصومین  
فضیل بن بیت اطہار  
بن عہدہ محمد بن  
تجۃ الاسلام

کیا جاتا اور یہ امر ظاہری کہ بنا ہر مذہب کی عقائد پر ہی اور عقائد ہر مذہب کی عقائد مذہب دیگر کی  
 اور مخالف موتی ہیں ورنہ تفرقہ و تمیز ما بین المذہبین باقی نہ رہی پس جب دار تفرقہ مذہب نہیں عقائد  
 پر نہ انوکھی فرقہ کو نفس عقائد فرقہ دیگر میں دست اندازی اور رد و دفع بجا اور فعل و تصرف نامہ و اکابر  
 نہیں ہی مگر بعض متعصبین ایست فی اس طریقہ کو پی چوڑ دیا اور بلا سبب بکمال غیظ و غضب نفس  
 عقائد شیعہ میں جکی وہ بجای خود معتقد ہیں اور اہل خلاف سی کچھ اسپن بحث نہیں کرتی فعل و تصرف شروع  
 چنانچہ افضل ایک رسالہ ہندوستانی بسیار غضب محضی و مضامین عجیب و غریبی باضافہ شیعہ  
 مار کرام مانند شیخ شمس و شمس و دشنام دیکھنی میں آیا جسکو مولوی وحید نام فہمپوری نے تالیف کر لی  
 تعصب و کبریا اور سکا و کینا تاکہ اس تراب اقدام موشین خاک پای شیعان اہل بیت طاہرین اسد  
 رحمت حضرت باری المعروف بحسن بن علی التقوی کے اخباری کو جنت مائیت کا جوش آیا  
 نقص کلام بی ادبی صاحب سیلاب غضب کو ادنی سخت کلامی کا فزہ چکھایا اور چونکہ ابتدائی طریقہ نامہ  
 استہزا و خیرہ طرف مقابل سی ہوی ہی لہذا یہ سچا ان پیش از باب انصاف جواب ترکی بہ ترکی دینی معتمد  
 ہی اور نصف خیر نصف کو ان زوائد سی غص و بصر اور نفس جواب اور قول حق و صواب میں اسحاق  
 ضروری مگر افسوس کہ طرف مقابل کو کہنی کو مولوی بلکہ مجھ فاضل ہو لیکن در حقیقت عائی و جاہل اور اظہار  
 اپنی اکابر سی بالکل نابالہ اور غافل ہی اگر کچھ سی استداد اور قابلیت یا حیاء و حمت ہوتی تو کبھی عقائد شیعہ  
 اردو کتاب بنابر رد و جواب انتخاب کرتا بلکہ اگر مرد میدان ہوتا تو بقصد مقابلہ مجاہدین کرام معرکہ کلام  
 میں سبقت کرتا اور دیگر کتب ایک طرف خود مصنفات جناب ابنہ الدینی العالمین یعنی ناظم فہما و عقائد جو بفضل  
 ہمدرد کتب اربعہ میں لا اقل کتاب خطاب روائع القرآن یا جواب عقیدۃ یا ایک مختصر رسالہ سنی شیعہ جو اہل  
 روایت کا حقیقت حال معلوم ہو جاتی اور استداد بی بنیاد کی تعلیمی کمال جاتی خیر کب ہی اگر حوصلہ و ہمت نہایت  
 باقی ہو لہذا کتب کلامیہ امامیہ حاضرین سے خوش بود کہ محکم تجربہ آید میان تمام آسیہ وی خود کیر و خور  
 بجا رہ نہیں جانتا کہ عقائد صحیحہ امامیہ جو مشکوٰۃ نبوت اور صباح ولایت سی سنہنطین باوجود سی اہل  
 و ضلال غیر الدفع و منع الزوال بلکہ منہجی مرتبہ عروج و محال پر ہیں یا ان شیعوں کو تائب الہی انضمام

بتی اہل فساد میں البتہ کچھ ضرورت اپنی روایات کی نہیں بلکہ ان کی مذہب کی چلن گئی کو انہیں کچھ  
 روایات دانی اور ان کی سرور کی دہلی اور نہیں کاٹ باقی کافی ہی ہر چند سینوں کو ہی شیعوں کی دیکھا دیکھی است  
 کی ہوں پوتی ہی مگر جب باستلال سلمات خصم اپنی مذہب کی کسی بات کا ثابت کرنا چاہا تو میں غصہ کی کہانی اور  
 نقل روایات شیعہ میں بجز خیانت اور نہت کی اور کچھ بن نہ آئی علیٰ غیر استعمال الفاظ نفیس بلکہ بعض طعن بہت  
 ہو مگر بعض صحابہ پر سی بی فال قیل کتب اہست میں موجود ہیں بلکہ مزید برآں اس بی ادبی کی نوبت انبیاء  
 و اولیاء بلکہ سید انبیاء بلکہ حق جل و علا تک پہنچائی ہی پھر سپر اور مذکورہ الزام دینا کمال قاحت اور بجا ہی ہے  
 چنانچہ جواب اچھا اب میں اسکا حال کہلا جائی جو الزام شیعوں کو وادہ اولیٰ اور سپر اور ان کی اہل مذہب پر آتا  
 بعد اسی اہل انصاف غور فرمائیں گی کہ اس سے قبیح اور فحش صریح کا جو اس بی ادبی درج رسالہ سیلاب غضب  
 گئی ہیں کون سنو اور اگر کسر رحمت حق اور کس پر تہہ تہا ہی اور وحید کی رسالہ کا نام سیلاب غضب  
 اور اس مجاہد کا نام ثار و ات کہی ہی اور اس میں پہلی ذکر اشعار یا خلاصہ شہار و جواب وحید پر جواب  
 پیروان عشرت رسول مجیدی اور دیا چہ رسالہ وحید میں جو کہ دوسرے نام کی سو ا کوئی کلام لائن رد و الزام نہ تھا بلکہ  
 بنیاد اعتقاد سے قرآن میں جن جہود کی نام میں لئی اور سب کا اعتقاد تفصیل جابی قولہ اصول  
 کلینی میں ہی کا آدم علیہ السلام بسبب شہادت کی بہت سی نکالی گئی معاذ اللہ جس کی سبب سی شیطان نکال گیا حضرت  
 ابوالبکر کو شیطان سی نسبت دینا رفاض کا کام ہی سے رخص باخوئی ہی خام آرو حید دیوانگی پیام آرد اتوالج  
 پیرانا و بکوسلا شاجی و باری کا ہی کہ تھن میں صواق کا بی سی چوری کی اور وحید بی جود ہی ہیں چوری اور اوپر  
 سینہ زوری کی کہ ناجی جو کا نام نہ لیا نفس اعتراض کو بجانب خود منسوب کیا پھر اس چہ چار کی صام الاسلام  
 وغیرہ میں جو چہ پڑ ہوئی اوس سی بالکل انکہہ چوری کچھ بن نہ آئی اگر مرد میدان نہا تو حسام کا کوئی وار رو کیا  
 ہوتا کسی نفور کا جواب دیا جو تاخیر اگر حسام اور تنفسد الاسلام وغیرہ کتب حکاکم کو نہیں سمجھتا تو بالخصوص  
 ہمسایہ ہی کہ حدیث غزوہ میں حدیثی غلطہ ہی اور خود فقر و حدیث و حاکم علی تمیمی منزلتہما اس پر لائن  
 کرتا ہی پہلی کہ متنی منزلت غزوہ ہرگز حد نہیں کہتی بلکہ حد استدعا ہی زوال نعمت چھوڑ کر نام ہی اور چونکہ غلطہ  
 ہی الخلافی اسچہ نہ تھا ہی چہ نہ حسب تصریح اکابرینہ غلطہ حد خاص اور اوہ سلب نعمت حد عام ہی ہوتا حد

بین غبطه کو تعبیر مسجد کیا اب اس میں قیل وقال مسبود ہی اور اگر غبطہ ہی مذموم ہی تو یہ بے فائدہ نہیں  
 اور وہی اکابرین ہی جو از غبطہ پر اُن بلکہ بصراحت غبطہ حضرت انبیاء و شہداء کی قائل ہیں جامع نہیں ہے  
 میں قصود و فیضیہم الانبیاء و الشہداء جسکی شرح کو کب غیر میں منقولاً از انہیابن ابی شریحہ حضرت  
 کی گئی ہی دیکھنا چاہی اور جو جواب اسکا پیش خود سوچی وہی ہماری طرفی ہی سمجھنا چاہی اور غبطہ کیا  
 حضرت اہلسنت نے تو حقیقتی معنی استقامتی زوال نعمت حضرت انبیاء کی وسطی باقیہ وجہ ثابت کیا ہی  
 اور ارجہول میں ایک نقل عجیب حمد موسیٰ قائل دید بلکہ نادیہ و ناشنیدی کہ حضرت موسیٰ فی ہزارا غیباً  
 خداوند عالم فی خاص اوّل کی اعانت اور خلق کی ہدایت کیواسطی ہی تھا حد کیا اور رجوع خلایق اوّل کی طرف  
 حضرت موسیٰ کو شاق گزارا کہ اب فی جاناک فیضیت الہی زائل اور وہ ہدایت خلق میں مٹل ہو جائیں جس پر  
 موسیٰ کی سب ایک ہی شب میں مر گئی اور ناکردہ گنہ دنیا سی گزر گئی علی ہذا حد حضرت داؤد  
 اور پیرنہا بعد البتہ حقیقت زن اور پاسبی اسی کتاب میں موجود ہی اب اس الی اوب مغضوب الغیب  
 پوچھنا چاہی کہ یہ حمد مذموم مردود جو حضرت موسیٰ و حضرت داؤد سی برعم اہلسنت واقع ہوا اور اودان کا ہوا  
 کی نسبت پر زوال آنا اور باغریب کی جور و کاچہر مانا درکنار ہزار جانین ہفت گنیں لائق تشنہ مذموم ہی  
 محمود یعنی بطن حضرت آدم بلکہ یہاں تو حضرت موسیٰ کی حمد مذموم بن خدای ہی و قیوم کی ہی شرکت ہے  
 جاتی ہی کہ اونی حضرت موسیٰ اس حمد بجا کا انتقام نہ لیا بلکہ اوّلیٰ انہیں بیجاری ہی گناہوں کو ملا کہ کیا  
 نعمت باللہ من ہذا العقیدۃ الفاسدہ اور لطف تو یہ ہی کہ خود حضرت ابوالہریرہ کی نسبت حمد مذموم  
 حضرت کتب اہلسنت میں موجود ہی چنانچہ علامہ مختصری ربیع الادب از میں نقل ہی کہ جب طایف عالم فی حضرت آدم  
 پیدا کیا تو اوّلکی طشت کو اخبات ثلاثہ یعنی حرص اور طمع اور حسد سی خنیکہ باہنی خداوند تعالیٰ جب یان  
 انبیاء کا سنہ کا لاکری سہنوں فی حضرت ابوالہریرہ کو اخباہی ثلاثہ خبیثہ سی ایک سجون شلٹ بنایا کہ حضرت  
 عصمت اور نبوت کا ہی خیال نہ آیا پس ہم گاہ حمد مذموم باخفا نہ حرص و طمع حسب اعتقاد اہلسنت خبیثہ  
 آدم ٹھہرا تو حضرت آدم حد کر فی میں مجبور اور مجبور ہی طعن تشنہ نسبت حمد مذکور بحجاب فروہد بہر اصل دور  
 سبحان اللہ یہ وحید حمد ہی کو چھپکتا ہی ذرا اپنی اکابر کی افادات کو تو دیکھی کہ وہ نیا راگ ستانی ہیں

حضرت آدم سی تو خدا کو معاذ اللہ و شرک بتلائی میں لواتی تھی الا انو اشعرا فی من تحت کریمہ قال یا ادم حمل  
 اذ لك علی شجر الخلد و ملائک لا یسئلون ابو العباس سی ایک روایت طویلہ منقول ہے جسکی بعض فقرات  
 میں سرور باد دعویٰ یہ ہیں فقال یا ادم طلبت الخلق من الشجر لا یجوز و الخلق بیدتی و طلی فاستل  
 فی یعنی اسی آدم تو فی غلود آیا شجرہ سی جا بھی چلا حالانکہ وہ میری قبضہ قدرت اور ملک میں ہی سرور  
 میری ساتھ شجرہ گروہا اہی پناہ بخدا حص و در طبع او جسد او شرک شمار کفار یام میں ہی نہ طلقہ حضرت آدم  
 علی نبیہ و آلہ و علیہ السلام اور شیطان تو اس فرقہ کا پیشوا کیسا بلکہ خدا ہی پر اوس سی استعاذہ کہ وہ اس  
 اسی الواقع میں آیا ہی کہ محمد خضر ہی عدہ اکابر اہلسنت فی سرخسہ تابعین حاضرین سی خطاب کر کے لا الہ الا  
 الا اہل بیت علیہ السلام فرمایا ہی لا حول و لا قوۃ الا باللہ شیطان کو خدا بنا کر انصاف کا کام ہی سے نصب پیر و سرور  
 ناصب سنت را بد انجامت بنمایا و متفاوت ہی وہ فصاحت اس میں کہ جو جواب ہی لاریب  
 کتاب خدا کی کتاب ہی قولہ آپ کی مجتہد تو اس قرآن موجود کو تحریف بتاتی ہیں باسن عبارت کہ چون نظم  
 قرآنی نظم عثمانی مست شیعہ ان احتجاج بان نشاید کہ فی بارہ فیضیہ پس ای شیعو اگر کتاب قرآن ربانی ہے  
 تو بارہ کو آگ میں پھینکو اور جو حیفہ عثمانی ہی تو مفتی صاحب کی دانائی دیکھو عجب این فرقہ بی نام و نشان  
 بیکدیگر حبیب با کازہ جنگ است اقول بیان دید ہی کی علمایان کرتی ہیں کہ جو قرآن جمع کردہ حضرت  
 اور کسی قرآن کی ترتیب مطابق تشریل کی نہ ہی ابن سیرین کا قول ہی کہ حضرت فی جو قرآن جمع کیا تھا اوس قرآن  
 اور نفع طبع اور ترتیب او کی موافق تشریل نہی اس طرح عبدالحق دہلوی فی رجال شکوہ میں اور عبد الشکور  
 فی تنبید میں ذکر کیا ہی پس بموجب روایات اہلسنت یہ نظم و ترتیب جو مصاحف مرتجعہ میں ہی لاریب نظم  
 ترتیب عثمانی ٹھہری حسین حضرت عثمان فی سورہ آیات مکیہ کو مذمت سی اور اہل کس بلا اس تنازع کی ساتھ کہ وہ  
 یہ میں بعض آیات مذمہ اور سورہ مذمہ میں بعض آیات مکیہ طاکر خلط غلط اور اولٹ پٹ کر دیا پس باوجود اس  
 واثق پیر کی اگر اہلسنت عدم اعطاء اندک با حرمہ متعین بعض آیات کی کہ ہو سی شیعوں پر احتجاج کریں  
 یہ میں فی ترمذی عثمانی ہی کہ نظم عثمانی سبکو حضرت مجتہد فی بارہ میں ارشاد فرمایا کہ چون نظم قرآنی نظم عثمانی  
 شیعہ ان احتجاج بان نشاید مگر جو جہالت کہ عبارت سہل ہی عرض کی سمجھ میں نہ آئی یا جان بوجہ کہ حضرت

بنانی کی تہمت لگائی شاید اس اتہام بی سودی یہ مقصود ہی کہ چھ اور زیادہ تفسیح اور تحریفات کا لبر لہنت کی  
تصریح جو خیراب گنوں ہوش نی لگا بی فی صانع من اور صاحب تحفہ کی ہدیر برکار ولی بی اپنی ازالہ من آیہ  
کریمہ والذین صرنا لہم جہنم حافظون کو خضوہ والکافلون لغیرہم سی بدل دبا اور خود حضرت صاحب  
نی جو تحفہ مسرقہ من جابجا شیون پر جولیت کی تہمت لگائی من اور اونکی یہ بدل خاص نظر زبرد عبیدت و تہمت  
ظاہر انوس من کا منہ جڑائی من اپنی بد جھٹی مجازی و دونو چاٹیک چنا چہ اپنی کید صد دوم من بجای و لا  
علی اللہ کی لیس علی اللہ من حرج اور عبیدہ اول من آیہ سیتولون من عبیدنا کو دینا من عبیدنا  
بنیا اور بورا فقو شترالی دیکہ مخمر من اپنی عافسی جلیا ماشاء اللہ اس واقعہ کی ہر وی با بن تحریفات  
شما صاحب کو خط قرآن پر خود مہبات بی پس ای شیو اگر کتاب قرآن ربانی بی نو صواعق اور ازالہ اور  
کو اک من ہینکو اور جو حقیقہ عثمانی بی تو او کی حفظ برتقو نماز کر لی من شاد عبد الغزیز صاحب کی دانائی و کیو  
غیر من جوابت این نہ جنگ ست کلین انداز اباداش ننگ ست بنیا و عتقا و مشہور بی حدیث ہے  
ختم غدیر کی ظاہر خلافت اوس سی بی حضرت امیر کی قولہ حزن المؤمنین من بروایت کلینی و ابن بابویہ شیخ طوسی  
و شیخ مفید با ساند معتبرہ امام زین العابدین و امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہم السلام سی یون آیا بی کہ جناب  
نبوت تاب نی شدہ مرض من حضرت عباس اور حضرت امیر کو طلب فرما کیو سب مہاجر و انصار حضرت عباس  
سی یون ارشاد فرما کہ بعد میری خلافت میری تم قبول کرو حضرت عباس نی فرما کہ اس بار خلافت کی قاب من  
من بجکو لیاقت اس عہدہ کی نہیں ہتی جبکہ جناب امیر مہج عالم بین بروز غدیر خلیفہ بلا فصل ہو چکی نی تو ابنت حضرت  
عباس کی بعد دوڑائی ماہ یہ ارشاد کیسا اور حضرت عباس کو جناب امیر کی لیاقت جنائی کیا صورت کیون کیا  
کتاب تو علی کو غدیر من خلیفہ ہو چکی اب یہ حکم میری نسبت کیسا اور کہنی ابن بیت من سی بی اب نہ کہولا اقول  
غیر نقص خلافت حضرت امیر اس قدر متواتر و مشہور بی کہ اہلسنت کے بی بحر تسلیم و اقرار ہر مجال انکا نہیں قطع  
و کیروایات معتبرہ و مستودع القبری من خود خلیفہ ثانی سی منقول بی قال انصب رسول اللہ صلعم علیا فقال  
من کنت مولاً و فعلی مولاً الخ خلاصہ اس روایت طویانی کا حضرت ثانی کی ربانی بی سی کہ جب ختم ہنہ  
نی تم غدیر من حضرت امیر کو خلیفہ مقرر کیا اور من کنت مولاً فعلی مولاً فرمایا تو کیو ان خود و پاکیزہ بونی جو ابنت

۱۰  
جو بیات بی  
لیکھ لائی  
درا علی الکریم



میری پہلو میں تھا مجھ سے کہا کہ یہ عہدہ پیغمبر کی باندہ ہی کہ سوای سنابق کی اور کوئی اسکو نہ کہو گی  
 پس ای وقت چنانہ اسکی کہوئی سی ہی حضرت پیغمبر سے یہ ماجرا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ وہ بی آدم سے نہ تھا بلکہ  
 حضرت جبریل ہی کہ دربارہ خط خلافت و رضوی تمہارا کید اور تہدید گر گئی تھی جبکہ خیابا پیغمبر معراج میں  
 غدی حجب ارشاد سید کو بنیں بموجب شہادت ثانی شیخین خلیفہ بلا فصل جو چکی تھی تو انکار و جید و دیگر ضاد  
 موسیٰ نہایت عجیب بلکہ صراحتہ حضرت ثانی کی تکذیب ہی مان یہ عذر البتہ ہو سکتا ہی کہ خلیفہ صاحب کے  
 قول کو مانو اور انکا کہنا خلاف جانو پہلی کہ بانی مہانی اخذ خلافت حضرت ثانی ہی ہوئی جبریل سی فرشتہ تعجب  
 و حیل کی تا کید و تہدید کا ہی کچھ خیال نہ کیا عہدہ البتہ حضرت پیغمبر کو کہول ہی دیا ہر اگر تم یہ کار روای خلیفہ  
 اور خلیفہ سازی روز شریفہ فضول سمجھتی ہو تو ادکو چور کر راہ راست پر اور خلافت بلا فصل رضوی کی مقتد  
 جو جاد اور حدیث کلینی بہت طویل ہی چند فقرات صدر حدیث ذکر کی جاتی ہیں جو جید کی خیانت و غدیل  
 ہر اول میں ہی قال لما حضرت رسول الله الوفاة دعى العباس بن عبد المطلب و امير المؤمنين  
 فقال للعباس يا اعمم هذا تأخذ ثروات محمد و تقضي دينه و تمنع عداوته فردد عليه يعني جب حضرت  
 وفات قریب ہوئی پس حضرت عباس اور حضرت علی کو بولایا اور حضرت عباس سی فرمایا کہ ای چچا تم میرا کس  
 کوگی اور دین میرا دا اور وعدہ میرا وفا کرو گی حضرت عباس نے قبول نہ کیا ہر بعد تکرار سوال و جواب حضرت  
 ابو تراب سی ارشاد ہوا کہ یا علی یا ابا محمد اتبخذ عداة محمد و تقضي دينه و تفيض ترانه فقال  
 ما و انت و امي فاذك علي ولي فظرت اليه حتى نزع خاتمه من اصبه فقال ختمه بهذا في جوف  
 قال فظنت الى الخاتم حين وضعت في اصبعي ففقت من حليم ما ترك الخاتم انتهى يعني ای علی ای  
 برادر محمد آیا تو وفا کریا وعدی محمد کی اور ادا کریا دین ادنکا اور قبضہ کریا تو میراث محمد پر حضرت امیر نے عرض کیا  
 ان فہم ہوں باب اور مان میری سب امور واجب ہیں مجھ پر اور میری و طہی ہی یہ کام یا نہ ترک فرمائی ہیں کہ  
 دیکھا جینی کہ حضرت نے انشتی اپنی گشت مبارک سی نکالی اور فرمایا مجھ سے ہن لی اسکو میری زندگی میں ہی ہن  
 اور زکوٰۃ میں جہت و کدہ سی اوی انکوئی کی انہی بقدر حاجۃ الغرض تمامی روایت میں اول سی آخر  
 کہ جو میراث کہیں غنما ہی انکا ذکر اور اشارہ نہیں ہی کہ ای علم بعد میری خلافت میری تم قبول کرو اس غل میں لی بلکہ



ارشاد بی که محکوم امیر کرد بلکه وزیر کرد تہی یہ روایات قابل غور ہیں کہ خود مجتہدان امامیہ خلافت بلا فصل مطلق  
 طہراتی ہیں و نیز جناب امیر سی اپنی خلافت کو اجماعی فرائضی ہیں اور کہیں خلافت کی عہدہ سی بری اللہ منہ و جہا  
 ہیں اور یہ مولف ہر جادو اعتقاد بظاہر اور کی دوست کچھ اور ہی دہو بیون کا راگ گار ہی میں ناقص سوچا  
 ہی میں جناب امیر کی گروہ شکل کہول دی انکھی بول دی منکر قول امام کا کافر جنیم داو ہی شیطان او کا عیسا  
 سہ کسی را کہ شیطان بود پیشوا کیا باز گردہ در بارہ خدا قول کتاب پنج البلاغہ اسوقت موجود نہیں اور نہ  
 ولایت و حید خان اور اسکی اسلاف کی نقل روایات شیوہ میں جہی کچھ ہی وہ ماسبق سی بخوبی ظاہری یا نامہ  
 اسفا بر متمدن قوم میں مسرود ہی کہ جب حضرت امیر نے بعد اخذ خلافت او کا مطالبہ فرمایا تو ایک بی ادب جس نے  
 آپ کو خلافت پر جریس بنایا بعد اسکی جب عہد خلافت ظاہری میں باوجود اظہار کراہت طلوع وزیر لی آپ سی در بارہ  
 قبول خلافت از حد مبالغہ و اصرار کیا اور بعد قبول پہلی نہیں دونوں ہی سبب کی یہ غلیان مادہ بغاوت سی حضرت  
 سابقہ چوڑ دیا تب آپ کی اتما اٹھ کر نکلین بعت خصوصاً طلوع وزیر سی فرمایا کہ محکوم کچھ خلافت و ریت کی رغبت  
 نہ تھی فقط ضبط احتیاق حق میں طالب تھا پرتہ خود میری خلافت پر آمادہ ہوئی اور مبالغہ و اصرار سب کی یہی سبب  
 اور اب ہمیں بغاوت کر لی ہوا سی صاف ظاہری کہ جناب امیر خلافت بطبع حکومت چاہتی نہی بلکہ اسباق اور غیر  
 غیر مستحق جائز مطالبہ فرائضی تھی چنانچہ حدیث مناشدہ مرویہ فریقین سی ظاہری و بہیں وجہ جب بغاوت خلیفہ  
 حق اپنی مرکز پر قرار پایا تو بموجب روایت روضۃ الاحباب آپ فی ہجری خطبہ میں اچھلے اللہ علی احسانہ لقد  
 الحق المکانہ فرمایا اب زیادہ تصریح کی حاجت نہیں یہ خطبہ ہی شاہدی کہ ضرور آپ فی بعد شہادت عثمان  
 فرمایا ہوگا کہ محکوم امیر کرد بلکه وزیر کرد اور اگر بالفرض فرمایا ہی ہو تو کیا مثل ارشاد خلیفہ اول لست بخیر منکم و  
 علی فیکہ کی ہضم نفس امتحان جہان طلوع مردم پر ہی محمول نہیں ہو سکتا پھر کیف ہمنو حضرت امیر کی بقول  
 و فعل کو بموجب حدیث علی مع الحق و الحق مع علی حق اور صدق جانی میں پس عوی خلافت اور مطالبہ  
 بدلیل محبت جیسا کہ کتب کلامیہ فریقین میں بشرح و بسط مرقوم اور کچھ تفصیل اور سکی کتاب شکیبیت انحصار  
 مولف اقل الامام کی جلد دوم سی علوم ہو سکتی ہی حق اور صحیح تھا اور اظہار کراہت ہی مصلحت الزام نہیں  
 و علی ہذا استدلال آپ کا صحت خلافت پر محبت اجماع جو دلیل سلم مقبول مخالفین خصوصاً اہل شام ہی نہایت

بھیڑو کہ

و درست تھا اپنی دعویٰ کو سلمات ختم سی ثابت کرنا میں مناظرہ ہی اور انکار اوسکا یا اوسرا استدلال کو مستند  
 کی نزدیکی مسلم سمجھنا محض کاہرہ ہی العیاذ باللہ کہ حضرت امیر خلافت اجماعی کو حق جانتی ہوں البتہ چونکہ انعام  
 ایسی خلافت کو حق جانتی تھی لہذا حضرت فی اوسمیں کی غنا و فساد کی مطابق اودن ہر حجت تمام کی کہ میری خلافت یہ  
 ہی اجماع ہوا اور خلافت اجماعی تہا ہی زعم ناقص بن حق ہی پس میری خلافت خدا و اعلیٰ مطلقہ سی نہ  
 نہ موثر و معاد یہ باغی کا ساتھ چھوڑو مگر و حید بی ادب حضرت امیر عرب کی الزام دینی کو بمقتضی انصاف  
 یقیناً ہر جگہ ہر جگہ سوار پکڑا ہی اور عقل کی تباہی ہی کیا کیا اس قول واپی ہر اٹائی کی کہ جہاں  
 اپنی خلافت کو اجماعی فرماتی ہیں اور کہیں خلافت کی عہدہ سی بری الذمہ ہو ہی جاتی ہیں یہ نہیں جانتا کہ حضرت  
 فی یامو محض بغرض شکایت والزام بقضاء لیام فرمائی تا احقاق حق میں کوئی جت جاتی غری ورنہ حضرت واپی  
 خدا اور رسول کو طعنہ نہ دیتا نہ جانتی تھی پنجابی خلافت کو کہ صحیح مانتی تھی اور دہویوں کی اگر البتہ خصوصاً  
 وحید گانی اور سوپ بجائی تو سچا ہی کہ اسکی بعض اکابر مرجع کار دہوی کی منتہی بلا خد مسکارتی مگر وحید نو خطا  
 عزیز دہوی کی تہمت میں پہاگ کہیلنا جانتا ہی قاضی ابوبوسف کی حالات و مقالات کو جو امام اعظم کی صاحب ہی  
 نہیں پہچانتا ہی اب بغور اوسکا حال سنی اور دہوی کی پاٹی پر اپنا سر نہی صاحب بحر کشکون کی ایک روایت  
 محمد بن جریر طبری ہی لکھی ہی جسکا خلاصہ بعد ضرورت یہ ہی کہ قاضی مومنون نے کہا کہ جب میری باب مجھی بوجہ جو کہ  
 تو میری مان نی چھو ایک دہوی کی سپر کیا کہ میں اوسکی خدمت کرنا اور اپنا پیشہ برتاؤ اور بنو خورشق تحصیل علم  
 پاکر طعہ درس امام اعظم میں جا بیٹھتا تھا مگر حضرت والدہ فوراً میرا تہ پکڑی اور ہالینا ہی میں اور اوی دہوی کی پڑ  
 کرائی نہیں انہی اب جہاں تک ہو سکی دہویوں کا راگ گائی اور اسی رواجت اور قاضی جی کی طرف حکایت کرت  
 گئی اور سوپ بجائی کہ قاضی دہوی کا بالکا نہ سکا نہ مال کا تمہارا رنگ ہی اب خدا جانی یہ خود دہوی ہی  
 یا حاکم ہی جو کہ ہو مگر اس پر مثل بیت تہیک آئی کہ جو حکاکہا ہی گا اوی کا گائی گا پھر حضرت مغنی ہر زبان دراز  
 نہ کری اپنی قاضی ہی کی دہویوں کا راگ گانی اور سوپ بجائی ہر راضی ہی ورنہ منکر معراج کی حکایت سی زبا  
 شکایت کی فوجت آئی گی جسکو دہوی نی ڈھرا کیا اوسکی قلمی کہولی جاسی گی اور چونکہ اس وقت کی علت ایسی تھی  
 تہمین ہو گی نہ اوہر کی ہو گی نہ اوہر کی نہ حیرت کوئی دانت سی اٹھلی کو کاٹ کی گہر کی دہوی پر نہ بجا ہم نہ

آخرت می گویند که لولای انکی لولای منکر معراج کا فر جنم ماواهی اور شیطان تو وحید و دریم شرب و حید کا پیشوا  
 کیسا بکھنای چنانچہ فصل اسکی بیان ہو چکا ہے اب غور مذکور کا لطف پائی گا اور اپنی لکھی پر ہی غور کر چکا ہے  
 کسی اکشیطان بود پیشوا کیما بزرگ و در برا خدا بنیاد و عتق و سے تنہا لڑی ہیں آپ ہمیشہ ہزار سے  
 فاکم کہی دین نبی ذوالفقاری قولہ جناب سیدہ نسبت جناب امیر خائف و پرورشین و قرار صبا کہ حق اربعین میں  
 ہی ارشاد فرمائیں اور تمام جن کی آثار بتائیں اور ان کے مزار سی لڑائی میں جہڑی چکلی بجائی میں سچ فرمایا  
 کہ منکر قول جناب سیدہ کا انکھی یا الکر جو صحیح ہو دی انی کو سمجھا قول یہ سو وطن مصداق ان بعض الظن  
 اندہ حقہ الکلام اور حرکت الارواح میں سرود اور اجوبہ شافیہ اسکی نشید اور حرکت کفن وغیرہ میں دندان شکن موجود ہیں  
 اسقائنی اعتراض مذکور کو بدو نوا کتب مذکورہ ذکر کیا اجوبہ شافیہ الخ کو جو رد دیا اگر مرد میدان ہوتا تو ان  
 جوابات کا رد اولیٰ ہی گہرا لڑائی مدو کرنا خیر اب اسکا جواب انہیں کتابوں میں دیکھ لی ہم اس قائل کی تطویل لایا  
 برکہان تک گزری ہوئی باتوں کا اعادہ اور اتوال مردودہ کی رکتا پرارادہ کریں ہاں خاص مارا جواب بنا نہیں  
 طبع اولیٰ الالباب یہی کہ جناب عالیہ نسبت حضرت عثمان کما فی نہایت ابن اثیر اقتلوا لغلاطل اللہ تعالیٰ ارا  
 فرمائیں حضرت خلیفہ اول کی محبت کو خود بائی بعثت خلقہ ٹھہر میں اسکی خبری مسلمانوں کو بجا میں اور وقت فرا  
 بی محل وصول چل بکر گو در کی ہوئی فوایت امت و کائناتی ارضیہ کا دم پر پی ہوئی راہ میں اپنی تین بزرگ  
 تشبیہ دین اور وحید غیر سیدہ ان تینوں کو خلیفہ بنایا ہے جہڑی چکلی غلط ہو پڑا پڑا نہ رہا نہ بجاتا ہی سچ کہی یہ  
 تشبیہ نعل اور بزرگو ہی کی خائف اور پرورشین کی تشبیہ ہی گرم تر اور منکر اسکا منکر قول حضرت عائشہ و حضرت عمر  
 اور کافر ایک اکثر کا برنس دہر اور منکر قول جناب سیدہ نصبت مذکور میں کون تھا کچھ لکھی ہی خبری یا نہیں اگر خبری  
 تو تویر در حال غیر سیب یا خبر ہو کہ جب خبری تو خشیای ہی جو عا ہی انی کو اور ان دو غفلت نہیں سی جو عا ہی انی  
 لکھی سے سمجھ کر بات کرتی ہیں سخندان وہ اونڈی منہ ہیں گئی جو میں نادان قولہ ہاں یہ بت مطابقت  
 اہلسنت کی صحیح ہی اونکی نزدیک حضرت امیر کرار ہی نہ معا وندہ خائف و قرار شیخین کی دوست و فادامتی نہ  
 تشبیہ محمول کی سزاوار قول اگر یہ بت مطابقت عقیدہ اہلسنت ہو تی تو اہل اہلسنت خوالد بن رازی اور زعمت  
 حضرت امیر کیوں مورد الزام نہ لڑی اور شیعہ بنای جاتی لسان الزمان عطلانی کی یہ بات بتائی قابل غور ہی قال

فاکم کہی دین نبی ذوالفقاری قولہ جناب سیدہ نسبت جناب امیر خائف و پرورشین و قرار صبا کہ حق اربعین میں  
 ہی ارشاد فرمائیں اور تمام جن کی آثار بتائیں اور ان کے مزار سی لڑائی میں جہڑی چکلی بجائی میں سچ فرمایا  
 کہ منکر قول جناب سیدہ کا انکھی یا الکر جو صحیح ہو دی انی کو سمجھا قول یہ سو وطن مصداق ان بعض الظن  
 اندہ حقہ الکلام اور حرکت الارواح میں سرود اور اجوبہ شافیہ اسکی نشید اور حرکت کفن وغیرہ میں دندان شکن موجود ہیں

قال واستدعى ابن الطباخ ان الفخر كان شيعيا بقدم محبة اهل البيت كحجة الشيعة حتى قال في  
تصانيفه وكان علي شجاعا بخلاف غيره انتهى يعني ابن الطباخ ركابي مذنب مدعي بي كخوارزمي شيعيا  
اور ابن بيتي كحجت مثل شيعه مقدم جانتا تا اينا كه اپنی بعض تصانيف میں کہا ہے کہ حضرت مفضل بن شجاع اور  
بہادر بنی بخلاف او کی غیر کی انتہی القہر کفر الدین ساستی متعصب جسکی اوصاف جمیلہ اور سجادہ جلیلہ  
منہی الکلام سی سنا چاہی جب اوسکی زبان پر قادر توانا فی محض اپنی قدرت کاملہ سی الیہا کل حق کہ جس سی سنا  
وہ کوسلی شجاعت مصنوعی یا رو کی نیست و نابود ہو گئی یا ری کیا سینوں کو کچھ بن نہ آتی جو ہر کسی کے لیے  
متعصب پر تشیع کی تہمت لگائی کیا خوب جو تہمت اہل بیت اور ان حضرات کی اعلم و افضل ناسل عقدا و کری میں  
شیعون پر نفع اور نہایت الحقول میں باین عبارت نامعقول والعجب انہم یزعمون ان التقی والتقی  
احسن العسکر کے کانوں عالمین مجموع مسائل الاصلی والفرعیۃ جملہ او تفاسلہا الخ ان بزرگوار  
امانت و نقصت باین بی ادبی و تعصب کری باہینہ وہ محتالانیت اور شیعہ کہلائی اور کہی دالی کو کچھ نہ سمجھ  
اور اسکی بعد کی فقہ کا جواب یہ ہے کہ اگر سنیوں کی نزدیک حضرت امیر گزرتی نہ معاذ اللہ مخالفت و قوار تو کر کو کجا  
کہ فرار سی تنگ و عار جو نہ او خدا دوست و قادر و العاقل تکفیه الاضمار اور حسب افادہ و حیدہ تقیہ  
یہ دو عین جدید معقول و نامعقول کی معلوم ہوئیں لیکن نظر انصاف یہ تفرق بین اہلسنن و اہل بیت واضح اور  
ہی پس تقیہ حضرت امیر شریعہ حضرت موسیٰ مصطفیٰ قاضی بیضا قم اول میں ذیل اور تقیہ عبد اللہ بن عمر  
نیرید بلکہ میں جیسا کہ رشید الفضل کہل کر بغرض رفع عار و نہامت و رفع ملامت خلیفہ راوہ زاد و المذہب لہ تعاد  
یہ تاویل طبل کرتی میں قسم نامی میں شامل ہی سے بات کری میں جو یوں کہل گئی جاکو کہا وہاں منہ کی کہا گئی  
بشبا و عتقا و عثمان سی ہمیشہ بنی نالان عاشرہ دینی ہی او کی قتل کا فرمان عاشرہ حبیبیل وہ ہوا  
تو طرفدار سنی لڑی علی سی چوڑ کی اپنا وطن گئی قولہ عاشرہ امیر المؤمنین سی لڑیں جو امام سی لڑیں و سنان  
اقول بیان و حیدر صیدنی اشعار کو چوڑ کر فقط خلاصہ مختصرہ پر لکھا گیا اور صدر ترک نظم پر ایک حاشیہ سی کہل  
جو کھل مہل اور اوسکی مدینہ پر دال بلکہ اول ہی اسلی کہ مستحق لعن پر لعن و طعن اگر مدینہ ہی تو کہ اہل بیت میں جو  
حضرت پیڑ کی انت تعلقین جیش اسامہ پر ادبی عاشرہ کی بد زبانی حضرت عثمان پر اور حضرت لہ کی لعن اہل شام

قال السیاحی فی التفسیر الخ و لکن فیما سطر من سطر الخ  
ہذا فائدہ خطا لہذا کان یہاں لہو الغیۃ الخ

ت استعمال میں نہیں لایا گیا اور نہ کسی نے اس کی تائید کی  
چونکہ اس میں نہایت کجی ہے اور اس میں کجی ہے اور اس میں کجی ہے  
وہاں پر کجی ہے اور اس میں کجی ہے اور اس میں کجی ہے

اور طلوع و زمرین حوام پر جا بجا نہ کھڑی جب ان حضرات خصوصاً سید کائنات فی الجہت کی بڑی بڑو کو دیر بار کھڑ کیا  
 قراب و حیدر میں خیال کری کہ یہ بزرگائی لوکی کہاں تک جاتی ہے اور اوکی سر پہ کیا آفت لاتی ہے والتدیر یہ سید  
 قوم ایسی ہی صفات میں کاٹھن فی رابعۃ انبار ظاہر و آشکار ہوتی ہے کہ یہ حضرت محبت اعادی رسول و آل رسول  
 ایسی جہنگ میں کہ اوکی محاب کی اصلاح میں ہرگز حفظ مراتب جناب فقیر اکتونہن ہی اہل انصاف غور کریں کہ پہلی ٹوس  
 یا حیا فوقہ فی آباد کرام حضرت بشیر و ذریعہ کی بدینی و کفیر میں اہقر و مبارک کیا کہ انہی کتب معتبرہ کو اس طلب و اہی سرایا  
 اصلاح و اگر ایسی ہی بر دیا چہ بچہ بچہ کہ رفع عار ہم پرستی امرای نامدار کہ سوسلی اثبات کفر آباد رسول محمد چندان فہم  
 و مفید نہیں تو اس پر ہی ترقی فرمائی کمال بی لوبی اور بھائی کی نوبت آئی جو قابل جان نہیں مگر بی ضرورت کہہ سکتا ہوں کہ  
 اہستہ انکار کھین او کہیں کہ یہ جاہی شان نہیں واقعی انہی طبقات میں سفیان ثوری سی ماف سی قال سمعت الصادق  
 یقول فی غلامی و وجہ انفسا لا ھدی قال کان دای اللہ صلعم علیہ من فوجہ امیرین عامنا انہی اعیان  
 شومہ کا ترجمہ میری جرات سی باہر اور طلب ارباب اتفاق اس سی جو کچھ ہی وہ ظاہر و باہر چیرت ہی کہ اس کی  
 قیو کی کہنی والوں پر صاعقہ کیوں نکلے اور وہ دیدہ و من و شہریر بصورتہ فردہ و خواریر مسیح کیوں ہونگی پس یہ  
 متعجب دین جنف کی نسبت بدینی کا اثبات ہی نوزیدہ نسل سچہ کو بدین کہہ دینا کتنی بات ہی اور یہ کیا ہی اسنی تو اگی ملے  
 کفر نفس ہی کہہ دیا اگر اچھو کہ خدای و انانی او کا انتقام بخوبی لی لیا کا سیانی فانتظہ قولہ صاحب کامل ہیامی خرم  
 عالیشان میں لکھنا ہی کہ عمار یاسر فی جناب امیر سی کہا کہ یا علی یہ لو کہ اہل قیو میں قتل انکار و نہیں امیر المؤمنین فی ہی کوا  
 تکفیر کا حکم نہیں دیا بلکہ انہی محارب کو کتاب نفع البلاغہ میں سیامی او صاحب ہلام ارشاد فرمایا ہی اقول کامل ہیامی  
 اس وقت موجود نہیں مگر بطریق سہم ہی جنانت اس خائن کی ثابت ہوتی ہی سہلی کہ باب دین علم ہرگز محتاج تذکر عار نہ  
 و حیدر صرح اقصی کہ علی کو قاتل قول کل اماں افعہ یہ قیاس کیا کہہ لو لا علی لھلک عمر کا ہی خیال نہ آیا کہ ک  
 شخص کو جسکی محتاج حضرت عثمانی تذکر حضرت عمار کا محتاج بنایا مان اگر حضرت عمار ہی اس غرض سی کہا ہو تو عجیب  
 کہ عوام کی دلونسی شہر جاناری کہ اہل قبلہ کا قتل جائز نہیں ہی پر اس سی و حیدر کا مطلب حاصل ہونگا اور یہاں ہی  
 کا جواب اگی آتا ہی کیوں کہہ لیا ہی قولہ اور مجالس المؤمنین میں ہی کہ حضرت عایشہ فی بحضو جناب امیر حرب سچی  
 کی من سب ہی لمن اپنے سچائی اقول مجالس میں تو ہم ہی ذکر توبہ حضرت عایشہ بہت توبہ نہ لکھتے نہ پایا مان

ثان ذکر عدم توبہ و لعن عمار بن حضرت امیر مومنان علی (علیہ السلام) مختلف نظر آیا از انجمله عذر بار توبہ بحاجت عمل و  
 صدقین می جوایب جناب شیخ فزونی مذکور ہی و مشهور است کہ بنو عمار کو عرب جل نشسته ہو کہ طلحہ و زبیر را  
 یافتند پس بگاہ مجبور و مجبور و اماند کہ طلحہ و زبیر در حالت نزع از عداوت و خصومت علی ملحق توبہ کردہ و نکاح  
 یافتہ باشند باید کہ بنا بر این اصل کرم و فضل نموده بخیر نمایند کہ ہشام بن حکم و مومن الطاق و غیرہ ما در حال نزع از  
 ابو بکر و عمر توبہ کردہ باشند و نکاح یافتہ و الا چون این جماعہ اکابر شیعی را کہ دشمن ابو بکر و عمر میدانند ہشام و غیرہ  
 باید کہ طلحہ و زبیر و انشال ایشان را نیز کہ دشمنان علی بودند و بتبع او کشته شدند حمایت کنند کہ خواب یک نیمہ رست  
 و یک نیمہ بیدار نہ باشد انتہی و از انجمله بحاجت صاحب فضل جی را بل اصل و صفین کو تعبیرہ افاضل ماس کہ ہاشم  
 مدوح فی قرطبی و نمیدانم کہ از افاضل ماس چگونه باشد جامعنی کہ شیخ بر روی امام کشند و او را نشانند کہ گویا  
 میزنند و ہی گفتند اے اے ابوالحسن قداشراک علی شکر شد با اینہرہ مسلمان پوشتی و از افاضل ماس باشند اما ابتدا  
 گویند کہ امام نص باید دون اختیار بنقدیر کا فوطی و افاضی باشند ای مسلمان اگر شکران امامت ابی بکر رضی  
 باشند شکران امامت علی چنانچہ جہتتی باشند نہ برو برو یک حدیث کہ آنچہ را قضیان لازم است و انکار امانت ابو بکر  
 طلحہ و زبیر و عایشہ را ہم خیر آن لازم است و انکار امامت علی ہی بلکہ خود جناب فاضل سی کتاب میں فرمائی ہیں کہ اگر  
 خلفاء ثلاثہ بنا بر عدم احتیاج ایشان و تغلب خود با احتمال تبر و مشیر ظاہر نہ بود مخالفت و محاربہ حالت طلحہ و زبیر  
 و صحابہ کہ با ایشان بودند مخفی نسبت امتی اعرض ان افادات سی صاف ظاہری کہ جناب فاضل کی تہذیب محاربت  
 امیر کی فاسق اور ملعون ہوتی ہیں بلکہ او کی کفر و نفاق میں کچھ شبہ نہیں پس کہ تو بکہ عایشہ کی قابل اور نزع من کہ  
 مائل ہوتی اور بغض تسلیم توبہ جیسک حضرت امیر کا عفو فرما حضرت عایشہ کا آپ کی خلافت کا عقیدہ اور بکارتیج نہ  
 ثابت نہ کر گیا توبہ زبانی سی حصول برات ایمانی اور برات یزانی و شکاری پیر و توبہ بیکار ہی تو صحابہ صاحب  
 اگر توبہ کیجاتی تو بہ حضرت عایشہ کی زبان زبان پر رہتی وقت اپنی معذرات پر کہ ہی خروج اور بغاوت ہی کیون جرت  
 و دعامت کی تقریر آتی و یہی کتاب الاعلام میں یہ کلام انہما لما احضرت قبل لہا نذ فک مع رسول اللہ صلعم  
 قتالت اذ فی فی مع اخوانی بالبیع فانی قلہ احدث امور ابعاد انتہی و ہی جب حضرت بن عمر فی بیع حرہ  
 رضوی میں خاص حضرت عایشہ سی خطاب آیا اے اے ان کوئی کیا ہوا رہا انہیہ حضرت را کہنے انجملہ بل عمل مان و باہو



تو کہ نہ کر مجاورت آنحضرت سی نہ شرمائیں اور یقین میں دفن کریں گا حکم دیا میں کہ تعجب ہی کہ دفن بقیع میں حار  
 حضرت عثمان کا حجاب نہ آیا جسکی حق میں کہ اس قتلوا دشمن فرمایا اسی ہی معلوم ہو گیا کہ میان عثمان خاص بقیع میں  
 دفن نہیں ہوئی جیسا کہ وحید فی الکی مل کر نقل مجاہد اور حوایہ پایہ ہی قولہ ای شیوہی ہر دو جانی کا مقام ہی کہ  
 سابق و جناب اور مقبول حق کی کلام سی محارب اپ کی سلمان خیر پائی اور متبارہ مفتی اپنی کتاب برائونہا  
 میں کہہ اور ہی کال یا ر ہر ساگ لمحہ نہ کار ہا ہی لیکن کیا ہوتا ہی ہفت ایمان کہ ہوتا ہی اتھول غیہ نہ  
 کیا ہوئی مگر اہست اگر تیر ہی کمین اور انصاف پڑا من تو بیشک شیعہ ہوتا ہی کہ حضرت رسول اور نوح و ابراہیم  
 کی ارشاد سی محارب حضرت امیر مثل محارب حضرت بشیر و تہیر مسلمان برای نام مسلوب ایمان بہ انجام قرار پائی  
 حضرت عائشہ کو اپنی معاہدہ پر حسرت و عداوت کا اظہار اہست کو او کی توبہ ثابت کر نہیں اور ہی کہ جنگ جمل کا  
 اونٹ اس کل بیٹہا ہی نہیں کہین و حید کا شتر غزوہ بکار ہی یہ تاقی کچھ اور ہی گال بکار ہا ہی راگ طوڑا نہ  
 مانند حضرت زینا بی تال و سر کا گار بار ہا ہی محبت بن ماسبق کی قول سی وہ سلمان قرار پائی او کی کلام کو مہتر  
 لایہ اور حضرت امیر کی مسلمان قرانی کی وجہ الکی اتی ہی شام پنج ابلاغہ کی تقریر و تہیر سی ایسی سلام برای  
 کی غلبہ کی جاتی ہی پس ہا ہی حضرت متقی میر تاقی اخلاص اور اپنی قاضی کی جمل و مقال سی کیوں انجمن  
 ہی جو محبت امام اعظم سی ماضی ہو کر وجوبی کی بالکی ہونی پر مفتی من ماضی ہوگی پس با و عتقا و  
 طلحہ و بیرو و نوٹری نابکار ہی دشمن علی کی عائشہ کی دوشدار ہی پہلی تو الکی دونوں ہی عبت علی کی پر  
 عائشہ سی مل کسی عداوت علی سی کی قوال کہ کتاب پنج ابلاغہ من جناب امیر طلحہ و زبیر کو مسلمان فرما چکی اور کہ  
 ابلجہ پر بعد خلیفہ ثالث اپنی خلافت جتا چکی اتھول حجت اجماعی کی وجہ توفیق اسکی ہم بنا چکی لیکن باغیوں کے  
 اسلام پر یہ بیت بغلین بجا لای بار بار غل مجاہد ہی ہر خدہ ہکا لورا جواب نو فکر عالم شام اور شہد لال بکلام مجاہد  
 اخوانا کی اسلام میں حب عداوتی کا لیکن چونکہ مثل و دیگر میل سازان و حید اسپر بہ سفورہ دنازان ہی لہذا  
 کچھ بیان ہی اسکا سرور و غور و غور قلم مبتدل سرچہ عالم گرد بنا ضروری پس آگاہ ہو کہ بغاۃ طغاة لاجہ خصوصاً  
 طلحہ و تہیر سی مسلمان ہی جنکو حضرت امیر کی بموجب روایت راضی المصنوعہ و مطالب السؤل ظالم ارشاد کیا  
 مصداق لعنة الله على الظالمين قرار دیا اور حضرت عمر کی تودہ کلمہ سخت سنایا کہ دونو کو چٹپی کا دودہ یا آٹا

آیا اور اسکی شرح غصیب آئی کی حقیقت حال اخوت کذا کی واسلام ربائی معلوم ہو جایا یکے  
 قری کہ خصوصاً حضرت زبیرؓ اور پیوپی زاد حضرت امیرؓ کی شان بن صاحب کشف الغمہ یون شہادت  
 دیتا ہی کہ جب جنگ جل میں ابن جرمولہ بن فی حضرت زبیرؓ کی شہادت کا شہود جناب امیرؓ تک پہنچا یا کہ  
 تیری بدخواہ کو نہایت شہادت بلایا آپ فی قریا کہ محکو خیر الحبار سی یاد ہی کہ زبیرؓ کا قاتل جنہی ہی وہ سنگ  
 غصہ میں آیا اور اپنی کو چشم میں پہنچا یا حضرت امیرؓ فی ولایت مدنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاتل بن  
 بالتاسر اقول ظاہری کہ کسی عزت و نامین مان باب کی خصوصیت اور وایت سی طبرک نہیں ہی پس جب کہ  
 خیال نہ ہو کہ حضرت بشیرؓ زبیرؓ کی والد بن ماجد بن حبیب اعفاد سرسرا د اہل سنت معاذ اللہ کا فرار و جنہی ہو  
 اور نہ نزلت البتہ پیو پیو پیو کام نہ آئی تو زبیرؓ کو برادر پیو پیو زاد ہوا حضرت امیرؓ کا کیا کام آئی گا اذ  
 لب و زبیرؓ ر و زبیرؓ اور جزا و سراسی بجای کا اور قاتل زبیرؓ سبب خود کشی منہی چشم ہوا نہ سبب قاتل زبیرؓ  
 کو قاتل زبیرؓ نہ دعا ہی حضرت امیرؓ کا کیا کیا تھا البتہ دل میں منقول ہی کہ جب زبیرؓ کی نبوت کی راہ کے  
 نور حضرت امیرؓ کا تھا و شہادہ بر دہی بدکی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الزبیرؓ العام قطع قولی و نکلت عہدی و ظاہر  
 عدوی و نصب الحرب لی وھو حیلہ اللہ ظاہر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف شئت و اوشئت جب یہ دعویٰ معلوم  
 موجب ہلاک منقول معلوم ہو ہی تو قاتل اسکی قتل کی سبب کہ سخن مار ہو سکتا ہی بلکہ وہ اپنی خونیں خود کو قرار اور  
 اہل شہادہ ہاں برادر آب اس کا ہمہ نچو نظام کی نہایت طببات کی کچھ روز و کمایات بیان کی جاتی ہن جو جہد کر ملک  
 اسکی ہر گئی ہی ہوش اور اتی ہن پس آگاہ ہو کہ قول حضرت امیرؓ قطع قرا ہی سی واضح ہو گیا کہ برادر پیو پیو زاد ہوا زبیرؓ  
 اوی کہ طر فی سبب خوف و بجاوت قطع ہو دو ہو گیا اور وحید عید کا خود نماز اس کلمہ با اعجاز سی باکل عبود  
 اور نکلت عہدی سی معلوم ہوا کہ زبیرؓ کو رمیہ اتھا نکلت علی نفسہا اور ظاہر عدوی سی ظاہر ہوا کہ بغاۃ  
 جنگ جل وغیرہ عدوی امیرؓ المؤمنین اور زبیرؓ رت کا حریف اور اوکار ولایت اور بچا شہادہ و معاہدہ بن ہوا ہن ہا اور  
 نتیجہ عداوت مشا بھارت کتاب مفتاح النجا میں حضرت امیرؓ رضی اللہ عنہ یون زکوہ ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحب  
 الا من من ولا یغضد الا منافق اور سی ہی طبرک کر یہ روایت ہی الخوج الدلیلی عن ابو عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی  
 بن ابی طالب باب حطۃ من دخل فیہ کان مؤمناً ومن خرج منه کان کافراً یعنی دلیلی فی ابن عمری اور اوشی حضرت

سہی روایت کی ہے کہ علی مدواذہ حلقہ میں جواس درمیں در آیا وہ مؤمن ہی اور جواس سی نکل گیا وہ کافر  
 جو کہ بخاری میں جل صفین باب حلقہ سی خارج حیطہ بغاوت میں داخل ہوئی پس بالفرض جب وعید کن خرچ  
 نہ ہوئے خارج میں شامل ہوئی قولہ کہ جو بخاری میں مسلمان نہ تھے اور اسکی قاتل کو جہنمی تباہین اور اسکو  
 تباہکار کہنا لفظ جواسون کا کام ہی اقول کہ یہ اس بی تکی بیڈ ول کو حضرت عمر کی قول کی ہے خبری نہیں  
 فی بموجب روایت کتاب الامامة والاسباۃ عبدالرحمن بن عوف کو فرعون ہت اور طلو کو سنگرز ن مرید اور  
 کو کافر غضب اور بقول شارح نہج البلاغۃ تو انسان و پویشطان فرما کہ یہ ان مقبولین قوم کا لحاظ نہ آیا  
 اب وحید صمد ذرا غور کری اور بتائی کہ بموجب اسکی قول کا لبول کی کون لفظ حرام ہی اور طلو و زبیر  
 اور ابن عوف ثالث بالخیر کی نسبت ایسی الفاظ فقیر ایک نہ دو بلکہ زیادہ جو لفظ تباہکار کی نگہ رواہ ہیں کہنا  
 کہ کا کام ہی اس سی پڑھ کر نا مقبلاً لفظ حرام اسکی کام پر ایک معجزہ قرآنی اور کلمات سید سادات حضرت  
 مصطفیٰ عمرانی کا بیان اور قدرت پروردانی کا اعلان ہے وحید بی ادب مسخ و عید رب غریب سیلاب غضب  
 حربی ناروات لبب کموش دل سی کہ لفظ حرام کا پیرہ فاش کیا جانا ہی خداوند علام خود قرآن مجید میں فرما  
 نہ کرے و نہ تھمت وحید آیہ آیت ولید عبد کی نہیں نازل ہوئی گریبان نو وحید پر لی لگا و صادق آبی  
 جتنی وحید کی اسکی پرکری کی نہ بھی پڑی تفضیح اور سنی وحید کی نفس کی مرین تخت آبی کہ یہ یون نصیر ہو  
 قال لا عبد الا لله لا شریک له ولا یستوی احدکم فی شئ الا بالحق و هو لا یحکم فی شئ الا بالحق و هو لا یحکم فی شئ الا بالحق  
 خلائک و منہ انی ابو سعید خدری کہتا کہ وحید شخص ہے جسکا باپ نہ ہو اور پائتا رہے ہی طرف طعن کی اسکی  
 نسب میں جب کہ تولد ضعیفی قتل انیم میں نصیریم ہی کہ وہ تمدن اور زمانہ زادہ ہی نہیں اب وحید اور ولید میں  
 بظاہر کچھ فرق نہ تھا اور جس کلمہ نفس سی اور سنی حضرت مصطفیٰ کا قصد کیا تھا خدا ہی نام لکھ صاف کہا ہے ہر آدمی  
 بیان پر فوقی بابا جگاہانی کا تیری منہ پہ آیا یہ ہی مصطفیٰ عالم کی کرامات کہتا تو ہی کسی اور کہہ چاہا قولہ او  
 منکر قول امام جہنم نظام ہی اقول ہنسک ہماری امام کی قول کی ہے شان سی لیکن جب اہل جل مصنفین میں  
 تو ہکا کی وجہ مگر اب بی کلمہ کہ آیا اب کا احسان ہی اب اپنی امام کی قول کی منکر کا تو حال کنی کلا و سکا کیا تھا  
 اور کونسا مقام ہی قولہ باقی دوستی و عداوت کی کیفیت کتاب فصیحۃ الشیاطین ہی بیان ہے منہور جہان

اہل حال اشکار ہی گرفتار ہی اقول محبت اور عداوت ایسی چیز نہیں جو چہابی ہی چپ کی عداوت  
 نصیحت مصداق خود نصیحت بدکاران نصیحت اپنا عیب اودون پر لگانا ہی بائین بنانا ہی وجداد کی زمین  
 نہ ایسی تنگت انحصار مولفہ اقل الامام کہ دیکھی تو حال کہلایا تھا کہ حال بکال نہیں کی محبت و عداوت فقط  
 ابن طباطبائی کی اسی ایک فقرہ یعنی ان الفقہاء شیعہ یا نقدہ محبتہ اهل البيت کتبہ اللہ علیہم اجمعین  
 گرفتار ہی ہوتا ہے یا دعتھا دعتھا جب مبتلا ہوئی مرض الموت بن بنی ایک فرج تنگ کر دیا  
 اکی جانب روانہ کی سرداری کا اسامہ کو نام و نشان دیا بوکر اور عمر کو پی ساپی روانہ کیا کہ اس کو  
 پاک رہی بعض دیکھنے سے جو دشمن علم ہونے والے تھے مدینہ سے تاملہ حال رسالت کی رشتہ بندی  
 میں بوترا ب کی کہتی رہی رسول خدا جلالت میں اب اور جو بخائی لے کر اوسرا وغیر غصب قوالہ ابو بکر  
 لشکر اسامہ ہی خلف کیا حال کہ سنبھری اوس لشکر کو خود رخصت فرمایا تھا اور بیت تاکید کی تھی کہ جھڑوا  
 جیسرا اسامہ لعن اللہ من خلف عتہ اقول فریقین فی توحضرت شیخین کو مخلص جنس اسامہ میں شمار  
 کیا ہی اود اشکار میں ہی اشکار کر دیا ہی پر معلوم نہیں کہ وحید فی توحضرت ابو بکر کو کیوں لیا اور حضرت  
 عمر کو کیوں چھوڑ دیا قوالہ جلالت اللہ من خلف عتہ کتب مہنت میں کہ ان ہی جو محتاج جواب ہو اقول  
 علامہ شہرستانی کتاب مل نخل میں بنیادی بلند کار راہی کہ حضرت پیغمبری یہ جواز فرمایا اسطرح شارح موف  
 ابو بکر جہری ملا یعقوب لاہوری شارح بخاری فی اس جگہ کی تصریح کی ہی اب یا تو ان اشخاص کے زمرہ میں  
 او کہ نہ مذکورہ کہ نہ مہنت ہی دلیل خارج کری یا ہم جو حضرت کی اس جگہ فرمائی پریش یا کہ ہمیں نوح لڑنے کے  
 قوالہ جسکو حضرت صلیم فی عین وفات کی دہلوی نظام دین کی امامت کی لہی اسلام بنایا تھا پھر  
 فرمایا ہو اسکو مخالفین میں شمار کرنا ملعون میں بن کا کام ہی اقول امامت حسب تصریح اکابر مہنت حضرت  
 کی مہنت ہی اور غفلت میں فقط باجائز حضرت عالیہ ہوی وحید خدا ہی وری حضرت پیغمبر انفرادہ کری  
 اگر بارہ شاد حضرت ہوی تو کہوں ہوش میں اگر حضرت عاکبہ اس کار سازی پر لائن لکھتے لکھتے ہوں  
 فرمائی اور حضرت ابو بکر کی پیش تازی پر پھر آری شہد ہوی کہ باوصف قوت ضعف و خوف قوت فضل عین  
 اور حضرت امیر مکرہ کر کے محمد میں نشر لہی لاتی اور حضرت ابو بکر کو بھی شہادہ و منصب بنفس امامت فرمایا

او کتب اہست میں مذکور ہے کہ فقط حضرت عائشہ فی یہ کار گزار ہی نہیں کی بلکہ بی بی حفصہ فی بھی اپنی بہ  
 نذر گواری کی بار و من یہ تمام فرمایا تھا چنانچہ صاحب مارچ السنۃ لکھتی ہیں فرمود و غیر خدا شاہی زبان  
 صاحب یوسف اید و دل چیری میدارید و ظاہر چیری دیکر مکتبہ بنتی اب ایسی پشمازی کب لایق عنما  
 اور بمقابل شیعہ کیونکر قابل احتجاج و ہنداوی حضرات اہست آپ ہی حضرت خلیفہ کو عہدہ امامت  
 سرفراز فرمائی ہیں پھر آپ ہی جیش اسامہ سی از کو مختلف ہراتی ہیں چنانچہ تفصیل اسکی غمغہب آتی ہی سار  
 قطعی کملی جاتی ہی پس اگر وحید کی نزدیک او کو مختلفین میں شمار کرنا ملعون میدان کلام ہی تو اسکی کلام  
 پر یہ قصہ عام ہی اور وحید کا کیا ذکر یہ تو سر ہی سی ہی جادہ پسرانک ہی اور سی دای میں ڈالک  
 والحمد لله علی ذلک قولہ اور جہ من مختلف بالفرض حضرت فی فرمایا ہی ہو تو یہ تو بتلا و کہ لفظ من کے  
 عام ہی یا خاص اگر عام ہی تو حضرت حیدر کرار و دیگر اہل بیت طہاراس و عید میں شریک ہیں اور جو  
 سابقہ تعینات اسامہ کی تو جہز و جیش اسامہ خطاب طرف متعینات کی نہیں ہو سکتا اقول یہ ہی خاص  
 کی سخن سازی اور وحید کی زبان درازی ہی بیکر فاشید لمطاعن و غیرہ میں جو خدمت گزار ہی خاص  
 کی گئی ہی وہی او کی چلی کملی کیو ساطی ہی کافی ہی بیان اسقدر سمجھ لی کہ اگر لفظ من عام ہی ہو تب ہی  
 پناہ خدا حضرت حیدر کرار و اہل بیت طہاراس و عید میں بنا بر ظن بد و حیدر شریک نہو لی سہی کہ یہ حضرات  
 باتفاق و یقین ابتدا ہی ہی شامل جیش اور و خل تبعیت اسامہ نہ ہی چنانچہ مارچ السنۃ میں مذکور ہی حکم  
 عالی جناب صادر شد کہ اعیان مہاجر و انصار مثل ابو بکر صدیق و عمر فاروق و عثمان و انور بن مسعود  
 ابی وقاص و ابو عبیدہ بن الجراح و غیرہم الا علی رضی کہ ہمراہ نگرود و دران لشکر ہمراہ اسامہ پندہ ہی اب جیسے  
 حضرت رضی اور اہل بیت البہادہ دوسری شاہ و پلوی کی اس عوم سی خارج ہیں ویسہی حضرات نشانہ  
 اس عید میں و خل میں کیا خدا کی قدرت ہی کہ ہر چند صاحب نخفہ اور وحید میں کار ہی چینی لیکن کچھ ہی شام  
 نہ بنی جنگو چاہی ہی الزام مختلف سی بجائے صاحب مارچ کی صاف گوی سی بچانہ سکی اور گوی و سلی  
 ٹکڑی ٹولی ہی شل فضل فضولی لائنہ سکی چنانچہ اونی ابطال ابطال میں پہلی مختلف کا ثبوت دیا پھر یہ غور  
 انگاہ پیش کیا ہی ومع ذلک استاذن عن اسامہ و ہوا لا یدر فی الخلف فاذن لہ یعنی حضرت ابو بکر

نی اپنی سردار اسامہ سی اذن بخلف طلب کیا اور اسامہ نے اذکر اذن بخلف کا دیا اپنی غنیمت سی کہ  
 ہمسایات تو نہیں چھپائی گواہ کی غدر میں ایک مہلت بنائی پہلا بچارہ اسامہ کو یہ جرأت کہاں سے  
 کہ باوجود حکم قطعی حضرت پیغمبرؐ حضرت ابو بکرؓ کو اجازت بخلف کی دیتی اور باوصف امارت بلای مختار  
 پیغمبرؐ اپنی سہیل سی اور اگر بغض محال اذن اسامہ تسلیم ہی کیا جاسی تو طبقہ صاحب کی کیا نہ نہ تبا جو طبقہ  
 معلومہ کی فراموشی کی وقت حضرت پیغمبرؐ سی یہ غدر کر کے کہ آپ غیظ و غضب میں نہ آئیں مخلفین کو لعنت  
 علامت نفراتین بندہ درگاہ اور خبر خواہ بلا اشتباہ فی موجب اذن اپنی امید کی بخلف کیا ہی ہو کہ با  
 جواب اسکا کتاب ذوالفقار علی براعدای صحابہ نبی کی صحت میں موجود ہی جسکو ضرورت ہو دیکھ لی یا تحفہ  
 کی سیر کری اقول کتاب کا نام تو اتنا لمبا چڑھ لیا کہ سنی دالا گہرا جاسی لیکن جب اسکی مغز خفاش ہو  
 ثوبی ختمیاریسی آجاسی پس اس تیغ گلی کو جسی تحفہ وغیرہ برائیا قبضہ کیا تبرکاً بنا بر اہل خلاف خلاف میں  
 اور بجای شمشیر نہ یہ اور نشندہ غیر ہا کی سیر کری قول کہ مصلح حدیبیہ میں جو حکم انحضرتؐ خاص جناب امیرؓ کو  
 ہوا تھا کہ لفظ رسول کی محو کرد آپ نے فرمایا کہ یہ مجھی نہ ہو گا آیا بخلف جناب امیرؓ سی ہوا نہیں اسکا کیا جواب  
 ہی ۵۰ من بی نام بکفنا دم نکو گوی گردید گوی چہ غم اقول ایسی بی کی بات وہی گاودی کہی گا  
 جسکو کسی سامری امت نے پہنکایا اور یادگار عجل جسد کہ خوار بنایا ہو یہ صاحب تحفہ کا دلیل کیوں  
 جو ادالی دیتا ہی دوسری دہلوی کی ایک کہیں نہیں چلتا اور اس سخن نامہ اب کا جواب پوچھ لیتا ہے  
 جو دارچہ ہجوۃ میں پکاری کہہ رہی ہیں کہ **امین شناع علی** انہ محو لفظ رسول اللہؐ نہ از باب ترک  
 اتشال ہے کہ مسلم ترک اولیت بلکہ عین تشال داوے ناشی از غایت عشق و محبت است ہتی اور اگر  
 اس پر ہی شناع نکالی تو اور وشی پوچھی کردہ کہی استی کا نہ مانہ ملائین کی بلکہ اگر منصف میں تو صاحب راجح  
 ہی کی آجہ پر جائین کی آب میان وحید بنائین کہ صلح حدیبیہ میں جو اعتراض حضرت طیف نانی نے حضرت  
 پیغمبرؐ پر کیا اور اسقدر غیظ و غضب میں آئی کہ آپ کی نبوت ہی میں شک لای چنانچہ ابن قیمؒ نے کتاب زاد  
 میں لکھا ہی قال عمر بن الخطابؓ ما شکلت منذ اسلمت الا یومئذ فانتبہت النبئی صلعم فقلت  
 یا رسول اللہؐ انکنت نبی اللہؐ حقاً قال بلی الخ اسکا کیا جواب ہی ۵۰ ہر کہ پیغمبرؐ گردن افروز و خوشن را

گرددن اندازد بستیاد و عفت و دے تورادر مدینه علم نبی کا در سرگرم اسپہ تھا کہ جلای علی کا  
قولہ تھا تو مجلسی نے حیات اقلوب میں لکھا ہے کہ علی بن ابیہمیں نبی ابوذر سی روایت کی ہے کہ انکروٹین  
ہمراہ عمر بن خطاب کی ایک راہ پر چلنا تھا عمر کو مضطرب پایا او کی سینہ میں اسی آواز سنئی کہ علی کہ جب  
خوفی میں ہوں تو ہاں ہی بوجہ کہ ای عمر تجھ کو کیا ہو رہا ہے کہا نہیں دیکھنا شیر مینہ شجاعت کو مٹی جو نظر  
تو جناب امیر نظر آئی پھر کہا کہ جب میں علی کو دیکھتا ہوں اسطرح ہراسان ہوتا ہوں اور دو سر پہ  
روایت یوں ہے کہ خلیفہ دوم نے ایک مرتبہ جو کو بدی سی یاد کیا تھا او سچا پ امیر نبی ناخوش ہو کر خلیفہ دوم  
سی مخاصمت کی اور ایک مکان مابین میں ہی او سکون زمین پر راہ اور دما ہو گئی خلیفہ کو اس میں اسانو  
پیدا ہوا کہ بھونپس آئی تب آپ نے اندر ہی کو او ٹھالیا وہ پھر کان ہو گیا مگر تا دم مرگ وہ خوف خلیفہ کی بستی میں  
خفیہ بھجی ہی کہ تنہا ایک کمزور آدمی کہ جسکو علی کی صورت دیکھتی ہی ہراس و خوف پیدا ہوا اور کان کی فحش  
بھونپس ہی اور تا دم مرگ وہ خوف او کی دل سے بچا ہی تو ایسا شخص غافل تھا مدینہ لہم شیر مینہ شجاعت  
کیونکر دور سکتا اور گھر جلا سکتا ہی او سو رفت جلال شمشیر کہاں کہاں کہ خلیفہ کو ہراس ہوا اور وہ کان  
امیران میں ہی یاقم اور کا نشان میں یا قبضہ ڈالتا یا گوشی سی اور ہی تی شیون کی بدی سی میں تات  
اور گھر جلانی اور سن گھو مونی میں کہاں بچا ہی گئی یا غفلتہ لقتہ کتنا جھوٹ کا زور ہی ایک روایت شیر  
شجاعت کو حیران بناتی ہی اور ایک پہلوان سے وزن دم بجز راستی زمینار کہ کاذب بود خوار دی ہی بنایا  
اقول ہم کر کہہ رہی کہ میں شہوی بطور حکم کلام نہیں ہی خاص عقائد شیوہ میں نظم کی گئی ہی پس اگر شیر مینہ  
نزدیک وہ عقائد مسلم نہیں تو آہیں کچھ شیون کا ضرر نہیں اور اخبار اراں بیت میں قصدا حراق بیت بنول  
ہی اور بغا و اہل البیت ابصر علی البیت وہ نہایت مسند اور نہایت کی محبت میں فضول ہی با نہ ہر  
قدرت سی اکابر اہلسنت نے ہی اسکا اعتراف کیا ہی کہ حضرت عمر نے ہندیہ اراں بیت معادل بیت بیت شد  
سی کی چنانچہ کتاب الامانہ و لسانہ افریجہ میں ہی خدا عالم الخطب فقال واللہ فی نفس میں ہریدہ لہجہ  
اولا و فقہا علی کہ علی باہما فضیل کہ یا با احصا ات فیما فاطمہ فقال و انکانت انہی یعنی حضرت عمر  
لکریان سگوائیں اور تم کہا ہی کہ یا تو تم لوگ باہر چلو یا میں اس گھر کو مرتہم سکی جلا دوں گا کہاں کہ اس گھر میں

اولو اللباب  
قابل خط  
وال جواب

این فرمایا اگر چه فاطمه مومن (یعنی معاذ الله او نکوبی جلاد و گام بلکه خلیفه صاحب تقاضای حرارت جلالت  
 بر تو مقدر آمده و سرگرمی که نهوژی آگهی سانه لائی هبی جیسا که ابن عبید ربی لنا القصدین ذکر کیا  
 فاقبل ای علفیس من نادر علی ان یصر علیهم الدار اتفق فاعطوا یا اولی الابصار باقی نصیر  
 نسبت بحلال حضرت امیر و بی شنبه دیرینه اور تقویم بارینه بی جوابات تخطه و غیره من بنو انتر مقلوع اور  
 مدفع جو چکا بی مگر چونکه فهم کلام اسانده کرام جبابده عظام جابلو شکام نهین لهذا چند شمار نظم بانظام لغت  
 بنیاد اعتقاد حضرت مغنی علام جوزبان فارسی من نهایت سلیس نفیس من لکھی جانی من بیر اس نظم فارسی  
 کی بعد کچه بندی کی چندی بی کجایی کی عبارت آری وحید کی داد و بجای کی نظم معجز نظام ۵  
 از چنین صبر باید الهی توجه آگاهی و چه خواهی این نه مقدر پری باشد خاصه مرقضی علی باشد  
 صبر بر یکبار از بشر شاق است بر شجاعان زیاده تر شاق است هر قدر کار سخت تر باشد روح و اجزای همانقدر باشد  
 نکته دیگری در اینجا هست دانش هر که از حق آگاه است که بود خشم از برای خدا موجب رحمت و پناهی خدا  
 در غضب نیست باری خود باشد نسبت مدوح بلکه بد باشد پس بود نقل آن شفیق ربند که تقویر رخ علی گفتند  
 مرقضی با وجود کمینده او شده اندم جدا ز سین او مولوی و شرافت حیدر زده این رقم بر ونگ  
 پس سن هر که در مگواندخت مثل او بود کا و تقو اندخت اغنی ما افاد و لقد احسن و اجاد علاوه بر  
 نبر علم اینست حضرت خلیفه اول توجاب امیری بی شیخ بی جیسا که صاحب مواعق و غیره فی لکهای نفیس  
 بی که جوابا بیاد بوده ایک فاسق کافر کی مار کهای ناک اور منده سو جای نامه چون کسی کان نکته هلا  
 اور مار بی کس چنر کی جو او کی شان اور جاری بیان بلکه هم دگمان سی خارج اور نصیر او کی اسطرح  
 داخل معارج بی که مهران آوان که حضوره ریحان آورد پیش اندان بکروز و اتقه دگر بنظر بیست  
 و آنچنان بود که چون صحابه بی شوفر رسیدند ابو بکر گفت یا رسول الله چرا اسلام نهان داریم و آشکارا  
 نه کنیم و بنور قوت نداریم ابو بکر بانه بسیار فرمود حضرت رسالت پناه مسلم بیرون فرستند و در مسجد حرام  
 و ابو بکر بانه و خطبه خواند مشکان را بنایت ناخوش آمد بغلظت تمام بخاستند و ابو بکر را در میان گرفتند  
 عنین بن رجیع نفیس برگرفت و چندان بر روی ابو بکر زد که بینی بی از رخسار مناز نمی گشت انبی افسوس حس



جسم نازنین کو حضرت ابو بکر کی نصرت حضرت پیغمبر مین ایسا بچایا کہ باوجود کثرت غزوات عہد سرور کا کتنا  
 کسی حرکت مین پھانسی تک نہ لگی کوئی اوچا گہرا زخم نہ آیا اسی جسم مقدس اور بی بی پاک کا عقبہ ناپاک نی ہے  
 حال بنایا کہ اب بیان ہی و جید عقبہ فاسق کا مرد ہی کہی گا کہ اس وقت جلال نبی کہان گیتا تھا کہ کا فود  
 بغلط پیش آئی اور عقبہ سیباک کی ناک منہ سوجانی پر نہ آیا اور وہ شجاعت جو بقول ابن حجر حضرت امیر  
 طبرک نے خاک ہو کر چھڑ گئی تھی یا اوپر اوس طبرک کی تھی خیر یہ بار غار کا قصہ درکنار پہلا جناب رسول مختار  
 انجھ ناس ہوئی تھی تو کسی متنبہ باسلام کو کلام نہیں کتاب سنا کہ لکھنؤ مین مسطر ہی کہی کہ یہ مدینہ غوغا  
 شد و قریبی بد بھاران بافت انحضرت پیش از ہمہ برخاستہ و شیری حامل کرد و بر اسب اڑا و مدینہ پہنچا  
 آواز برفت دیدانہ کہ یہاں کراہی نہ تھی مرا جعت دیو و مردم را دید کہ بر آئندہ اند و میر و نذر ہو بر گردن  
 ترسی نیست انہی پہر اشجاعت پیر کفار دیکھی مانتہ سی کہ کیا از تین ہائیں حسین او شہدائے سنی کہ ان  
 ملاعنہ فی عین ہا زین شکستہ روضہ مبارک پر گہ دیا گویا فی حبس ہی کہا اور یہ کیا بھی کہ آیا وضہ آلا  
 کو دیکھی کہ او مین نکما ہی روز یکہ کفار یکبارہ بر سر انحضرت رنجند و گفتند کہ تویی کہ سخنان و روضہ ہائے  
 فرمود آری ہم کہ سخنان در حق انہا گفتیم و میگویم مردی را دیدم کہ گوشہ روی را گرفت و در گردن انحضرت  
 کرد و بچید چنانکہ راہ نفس بر روی تنگ شد انہی اسطرح ستر لکھنؤ کی یہ روایت ہی نہایت دردناک  
 عجیب ہی کہ حقیقہ بن ابی حنیفہ روزی در حال سجدہ پا بر گردن مبارکش نہاد تا کہ قریب بود کہ چنان مبارک را از  
 دیدہ بر آید و روزی دیگر مین شفی چادر خود در گردن شریف مجید و بلندت خفہ کرد نفی کیوں ای دشمن نصرت  
 العباد با تہ حضرت نبوی کی نسبت ہی تو ہی کہی گا کہ اس وقت جلال ما شہم کہان گیتا تھا کہ کفار گونہ خاصہ عقبہ  
 نہا ہمار کو ہراس نہوا اور وہ شمشیر غلاف مین ہی یا کوہ فاف مین یا قبضہ ٹوٹا تھا یا رنگ لگ کیا تھا یا جنگ  
 کیو سطلی حضرت ام المومنین کی سپرد کی گئی تھی مدینہ کی شور و غوغا مین مین تاب نہ آئی فوراً زب گلونہ ہائی اور  
 گردن زدنی کی بی ادب پاؤں کہنی اور چادر سی گلوی مبارک خفہ کر مین کہان ہجوائی گئی انحضرت نے گستا  
 جہوت کا زور ہی ایکوایت خاتم رسالت شریف شجاعت کو جیان بنائی ہی اور ایک بلوان پس لے کر وحید کا  
 عقبہ ہی کہ یہ امور نہا ہجدا انہی شجاعت انجھ اولین و آخرین حضرت خاتم المرسلین ہی تو اسلام ہی ہی

ہی اور اگر موافق عقیدہ صحیحہ شیعہ یہ کہی کہ انبیاء اور اوصیاء کی حالات اور معاملات کو اور وہی حالات و معاملا  
 ہر قبس نکرنا چاہی حضرت ہر حال میں پابند مشیت الہی اور ہر امر میں سخت اجزا تنہا ہی ہیں جیاد انکا محض طاعت  
 صبر انکا عین شجاعت ہی ہے حضرت امیر چوہدر امین پر حضرت بشیر و فذیر میں کہوں طعن و تشنیع لائے ہیں نیز زبانی  
 جاری ہے حالانکہ آنحضرت صلعم کا حضرت امیر کو ماسور بصیر فرمانا اور یہیں وجہ تسلط خلفا پر آپ کا شجاعت نہ کہنا  
 یا رگوگون کو غور معلوم نہ تاجیبی اون بی اندامیوں پر نہیں کہلی اور حضرت کا خوف بالکل انکی قلوب سی جاننا چاہئے  
 صاحب ریاض النظرہ جو اکابر اہلسنت سی ہی کتاب مذکور میں حضرت امیر سی ماقبل ہی یہ کلام ہی سنی اور یاد رکھئے  
 کی ماقبل ہی قال قال رسول الله صلعم با علی کیف انت اذا نهض الناس في الاخرة و رغبوا في الدنيا و اكلوا  
 الثراث اكلًا و احبوا المال حُبًا كما و اتخذ و ادب الله دغلا و مال الله دغلا فقلت انزلهم و ما اختاروا  
 و احضار الله و رسولہ و الذکر الاخرة و اصبر علی مصیبات الدنيا و بلوہا حق الحق بك انشاء الله تعالی  
 قال صلعم صدقت اللهم افضل لك به اخرجه الحافظ النفی فی الامین خلاصہ کا یہ ہی کہ حضرت امیر  
 ہی حضرت امیر سی فرمادے کہ یا علی کیا حال ہوگا تمہارا جب لوگ چوہدر میں کی آخرت کو اور رغبت کرینگے تمہاری او کہ تمہارا  
 کی میراث آل کو اور دوست کہیں گی ہاں کو اور دین خدا کو ضائع و برباد کرینگے اور مال خدا کو انون نہ بچائیں  
 حضرت امیر ہی عرض کیا کہ میں اون لوگوں کو اور جو وہ تمہارا کرینگے ترک کر دے گا اور تمہارا کہ خدا اور رسول اور حضرت  
 کو اور مصائب و آلام اور بلوائی عالم دنیا اور اہل دنیا پر جو کر دے گا، ایسے حق چون آپ کی سائبہ فرمایا سچ کہ تمہاری  
 دعا کی بار خدا یا کر تو علی کی سائبہ ایسا ہی حافظ نفی فی کتاب الامین میں اسکا اخراج کیا ہی نہیں چونکہ اہل عمل و  
 متروک نہیں ہوی بلکہ حضرت امیر ہی بخوبی لوگی دار و گیر کی محاربات فرمائی اور جیائے نبوی امیہ حضرت امیر  
 شہادت کی بعد وجود میں آئی تو اب حالہ مصداق حدیث مذکورہ جواز عہد خلفائے ثلاثی اور کوئی زمانہ نہیں ہوگا جس  
 حضرات کی تخطیہ اور تسلط پر حضرت امیر ہی حسب افوار خود و نیز بموجب عای حضرت بشیر و فذیر صبر کیا اور یا رگوگون خود  
 جانتی ہی کہ عہد وہمان و رضوی میں خصوصاً صاحب نعیمہ عای حضرت نبوی ہر کہی ہی مختلف ہوگا اور کسی ہی شخص  
 ان پر کجائیں گی اذینہن و جہان میں کی کہی زبانسی اف مکر کی ضبط و غضب و اجاعت نامی کو کام نہ رہیں  
 بلکہ داد و جھڑواؤ و دیگر جو حق تسلیم درضا ہی بحال امن کی اسی پر دسی اور لطیفان پر پشدت و طغیان اور دغا و

اول ذیالی کی نہیں در نہ ان بزرگوار کی شجاعت و طوشت از بام اور غزوات عہد نبوی میں نہ ہو و خاص عالم ہی ہو  
 و حیدر بن مصل کی دشمنی کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ وہ کمان نہ ایران میں تھی نہ قوم اور کاشان میں نہ اور کاشان  
 شہزادہ گونشی اور تری تہی بلکہ وہ رب اعلیٰ اور صاحب قاضی کسینہ آواز کی یہ حلقہ اطاعت میں نبی اللہ  
 یہ وہ کمان نہیں ہی جو کینچ کر خطا کری کہ کینچ کا حکم ہی جو نہ ہائی تو کیا کری ہنسیا و عقاد  
 کہنی میں سینون کی محدث پڑی پیشاب کر ہاتھ خلیفہ کھری کھری مانع اس امر ہی ہوی سردار ہنسیا لیکن  
 او کی قول پر اوستی علی کیا نبی جاری اور من غلطہ کی عادت اس طرح کہتا تھا ہی و تبرکی حفاظت اس طرح قول  
 جہڑی کو کیا کہی اقول بیان تو کیا کیا ہفت اور قنیت کی قلعی یا کل کل گئی یہ یعنی مذہب کی کیت سی البتہ  
 ہی اب اس عیالت کی کوئی حد ہی حضرت عکا کھری کھری پیشاب کر نہ سلی ہی کیت فارسی ہی میں دیکھ کیا تھا  
 جب ہاتھ ہی شربت کا سا گھونٹ پیامو نا اور یہ کہا ہوتا کہ جہڑی کو کیا کہی ہم کہنی میں کہ وہ شوق سے  
 لعنہ اللہ علی الکاذبین کہی جب غریب کہ وہ بکار بجائی گی ہر پر کراسی پر آئی گی اسلی کہ روایت بول حضرت  
 بعض کتب فارسی میں جسکی تصریح آگئی ہی کی با بیخبات دارد ہی و بول کہ دون لہتیا وہ یا ازینجا  
 عادت جاہلیت بود یا بھمت عذر کہ اور عارض شدہ بود در عذر عذر وہ دیگر نیز گفتہ اند کہ دی گفتہ کہ اسناد  
 بول کردن نگاہ دارندہ مرتب و برابرس تو اند بود کہ در انوقت اور اعلیٰ عارض بود کہ بیان ملاحظہ ہوت کہ جہڑی  
 از جانب دیگر برآید باوجود آن نبی کہ و از ان حضرت رسول عمر را چنانچہ در حدیث وارد شدہ یا عمر لا تمل فائما  
 اور شہا نصیحہ میں گویا خلاصہ ای و وایت صحیحہ ہی قولہ فی ان تری تری مجتہد و کان نام کہ بول نہ ہا یا اھو  
 یہ ہم کہ جانتی ہی کہ ہم اپنی شہرہ مخدثون کو ہی نہیں دانتی اور نہ او کی تصانیف دیکھی البتہ شہور روایت شہی ہن  
 جہالت مناظرہ ہر تادمہ گویا تری شرم کی بات ہی و اب سوادن تری محدث کا نام جہنی ہی بر روایت نقل کیے  
 ہی شیخ عبدالحق ہی قولہ وہ کہان کی میں اقول بتوی خست مارا سکی جہالت جہنی اتی ہی اری بی خبر سے  
 وہی جو ایک شہری ویران ہو گیا وہ رہی والی میں ادبی ادجری دیار کی قولہ اور کس کتاب میں یہ روایت  
 کہہ گئی میں اقول شرح مشکوٰۃ شریف میں علامہ کسرتعال وغیرہ دیگر کتب معتبرہ میں ہی یہ روایت  
 کا کہنا اور کجا بجا ہی فارسی ہی صحیح تو معتبر ہی حدیث عربی کا کہنا تو اسیرت و شوار ہی قولہ یہ بجا ہی

روایت صحیحہ  
 روایت صحیحہ  
 روایت صحیحہ  
 روایت صحیحہ



قضاء الحاجة الواحد من القوم اصله من جنس البستان لا من مكانه فيقولون في البساتين انهم يخصصون  
 بهي که چشترش مقامات حضور جن و شباطين اور مواضع قضا حاجت من اب که من بهي حاله قضا حاجت بهي حاجت  
 مدائي بهي بلکه پاخانه پزرا مدائي واحد اسکا خش بهي يا فسخ اصل اسکی خش البستان بهي ابهي که عرب اکثر باغونين قضا  
 حاجت که اکلي بهي بهي بلکه نالک ابهي تمام من دفن بهي بهي بهي من بلکه کلام ابن ابی احمد فدفن في الحائط بها  
 بهي صاف ظاهر بهي که جنبت بهي اور اس کورستان من ابی دیوار قد فاصل بهي که حضرت خلیفه اوس مقبره کی دیوار کور  
 من دفن بهي اور اگر اس مطلب کی زیاده توضیح اور تصریح منظور ہو تو حج اگر اس مدولوی صدیق حسن فتوحی بهی  
 کی ص ۹۳ من بهي عبارت و یکی در شهاب نگاه آنروز که بود قتل کرده بودند جبرین طعم و حکیم بن خزام عبد الله  
 من الزید و بعضی دیگر از اصحاب آمدند و اوراد منی بیت عثمان رام از آنجا که افتاده بود بر کوه بهی بر دند و از دفن او  
 در اینجا نیز جاعله از ایشان مانع آمدند تا در خش کوکب که بستانی بود در شرقی بهی توکل بابان بن عثمان دشت بودند جبرین  
 و جاعله دیگر باوي نماز گزار دند و در موضع قبری خمر کرده و اوراد و روی نهادند و داری را بر بالای آن نگه دند و دفن  
 او را با آن پوشیدند و دیگر کنند و ابن خش کوکب بهی بود خارج بهی که مردم از دفن مونی در دوی که است میداشتند  
 آورده اند که روزی عثمان رضی الله عنه در اینجا استاده بود و دوی گفت باشد که مردی صالح هلاک گردد و در اینجا دفن  
 باشد نه تا نوس مردم شود و اول کسی که در آن زمین مدفون گشت عثمان بود و رضی الله عنه بعد از وی مردان و در قنبره  
 بجانب معاویه عامل مدینه شد آن موضع را داخل بهی کرد و این پس حیدر کا حاشیه بخش پوچ و پوچ بهی تحقیق من بهی  
 بهی که بهی من که حضرت عثمان بهی من دفن نبوی پای او و بهی بهی او کو من روز کی بعد پوشیده خش کوکب من  
 خارج از بهی ابی تمام عرب کی پاخانه پزرا نهادن کیا اوراد و هر یک و اگر اگر چه پایا بعد ابی جردان بی بعد معاویه  
 من موضع ناپاک که جنبت بهی من دفن کرکی بهی گوه کا نوکر ابی سر بر لب اس سی دفن عثمان بهی من بر گزیده  
 جای گا اور نه بهی که جبرین خمرات مقدسه حضرت معصومین من خش کوکب اور نه خش کوکب بهی بهی بهی کلاهی گا  
 معاویه من موضع من که لوگ دفن مونی سی که است کرکی ابی دوی کی است حضرت عثمان بی خاص ابی دفن کی بهی  
 کی و حیدر فہم بره نادانی بهی کلمات عثمانی کون میث را بهی اور جنبه بهی من او کی دفن نزدیکا جردان و عرب  
 کرکی مردان کی نوکر کا گوه کی کون میث را بهی اب اس بالا خرائی لای کی کو بر طحیام و عثمانی جانی چار کسان

چو که اب چهاری سوال کا جواب دو که امام حسین علیه السلام کی نفس پر سر که کر بلا من کیا کرتا او کہتی روزی که  
 چری بی اور کیا بی ادبی تہیانی او کی سبابت کی اقول اللہ اکبر قوم نیرینی بد عوی خون عثمان حضرت امام  
 کو شہید کیا اور وحید مرید نیرینی امانت نفس خلیفہ کا قصاص نفس حضرت امام علیہ السلام سی لیا اب مسکا جو  
 سنی کہ نفس پاک نور دیدہ صاحب لولا کہ معہ لاشہای دیگر شہدا علیہ علیہم السلام انجمنہ و انما زمین کر بلا چرخ و  
 اور بنا چہ شور چالیس روز تک افتادہ بی گریفتا و کی مصلحت اعلان رفعت نشان حضرت امام زمان ہی  
 بموجب روایات متغافل فریض انواع کلمات و حجات اور غرائب امور اوس نفس مقدس سی ظهور میں آتی رہے  
 دن کو طائران اولیٰ اجہ اپنی پردنسی او سپر سیہ کرتی ہی رات کو ستاری آسمان ہی ثوبی ہی ہو افتاد و چون کہ  
 مرغیہ پرنی اور نوچہ و نام کہ شکی آواز بن آتی تہن حضرت آدم و نوح و موسیٰ و عیسیٰ حضرت سید انبیاء کی سانبہ نشہ نعل  
 ہی اور بکمال درو یاس جنتہ بلا راس امام اشرف ماس کو اپنی اپنی بدنہی نکاتی ہی اور نوچہ و زاری جیدہ  
 او کی قاتلون کی حق میں دعای بد فرمائی ہی ورنہ ہی اوس جنتہ مقدس کی حفاظت کرتی ہی جب ہوا جلوتی ہی تو خاک  
 معہ ای کر بلا اور وادی غنیا را ریحہ مسک و عسری ملو اور قطر اور مار کی شب میں او کی نو چہ داد او ہی روشن اور نور  
 ہو جانا تہا اشقیاء کی بی ادبی یعنی بعد شہادت گہوڑی دورانی و غروب و چہ سوزی جرت ان نظریں و بنا میں علاوہ خلاب  
 یوم الدین ہوئی ہو سکوا و کتب در کتا را اپنی پردہ شد کی الشرا وین من مٹی و یکہ لی اور اگر عبادت عربی نہ سمجھی تو اس کے  
 شرجہ کو بغور دیکھی اور اپنی کچھ بیسی ایک کو دوسری پر قیاس نہ کری سہ چہ نسبت خلک را با عالم پاک اب اگر کسی  
 حیا و حست ہو تو جیسا یعنی ہمارے سوال کا جواب دیا و نہ ہمارے سوال کا جواب دو کہ حضرت عثمان کی نفس  
 کیوں تین روز تک غریبہ پر پڑی ہی اور طعنے کتاب و سخاں ہی و نہ ہی کہ ہون سبت خلیفہ کی یہ چہ جہی ہو  
 دی اور اکابر صحابہ فی با وجود نفس حرمۃ المسلمہ اعظم من حرمۃ الکعبہ با وصف کلم عدول ہونی کی کہوں انجمن  
 سی عدول کیا اور خود توی دفن و کفن ہونا کیا بلکہ خونبان عثمان کو ہی او کا گور و کفن کرنی غیا اور سبب  
 یہ ہوا کہ حضرت امیر مہملی تو بنا بر وایت میاض المنصرہ و اقدس عثمان شکایت غم و اہم حادہ لیسیم ہم ہو تہی  
 کہ حضرت امام حسین کی خزانہ زک پر طہ نجہ را او جنت امام حسین کی سینہ کی کہنے پر کہو نہا گھا او لڑائی نہ فرما بازہ  
 اور وانیہ پر چہ و ہی اور لوگوں فی المبر عنین یعنی عثمان کو فی کیا یہ پوچھ جس خوش کی ایسی ساکت اور عوی

کہ میں روز تک خبری نہ کی کہ اگر کمترین مقبول پر صحابہ عدول کی ثابتہ ہی کیا گزری اور اگر بغض محال کیے  
 کہ غلام عثمان کی فحشی خانہ گزین ہوئی تو یہی نہ بنی گا اسلی کہ بر تو خود او پر کہہ چکا ہی کہ حضرت امیر اہلسنت کی  
 تکراری نہ معاذ اللہ خالفت و قرار خلت یحییٰ کی دوست و فادار ہی نہ نصیہ بمقول کی سزاوار پہلو و سوت حلال  
 ہاشمی کیان گیا نہ کہ قتل عثمان کی خیر سنی ہی تاب نہ آئی حسین کو خلافت عادت بلا قصور مارا اہل طہ و زہد  
 علم و سنت کہا ہیں خود انشوری پر بہ بی ملکی کہی ہوئی کہ میں دن مکہ نہ ہی خوف کی قدم گہری باہر نہ نکالا تخریر  
 کہ نصیب کسی مارے جازہ پیر نہ کیا کہ معنی میت خلیفہ کوٹری کہی ہی حیفہ بنایا شرا و لا پر سپری صبر نہ ایا نا انکار  
 نسبت فضلہ اللہ فرمایا جا ائمہ دی علی بن جوہرہ اجماع اکیہ و زمین مدینہ سی مدائن جاکر حضرت سلمان فارسی  
 تہنیز نگھن کر آئی اور واقعہ عثمان بن تو اکیہ شہر کا معاظمت نہ کہہ میں جانا نہ تانا آنا اور نہ طہ مناسیہ میں  
 او شہانا فرض کیا بغیر امور واجب کفای ہی اور بعض سنت لیکن جب کوئی خیر خواہ توبہ پر سام اور ناصر اور  
 سور کا لازم نہ تھا جو صاف مال ہی اسی ہی ظاہر ہونا ہی کہ جب دال میں کالاسی آب وحید کو چاہی کہ خشت کی  
 مد جواب ان جلد حقوق کا بیت سورج کج دی قولہ اور قاتل امام جناب امیر کا کون تھا اقوال شاید کیا  
 اس بات کلامی کہ بنا بر مشہور حضرت آدم ہدین زہد امیر المؤمنین اوی قبیلہ سی تہن جسی شمر حون قاتل امام تہا ہنر  
 یا جسے نسبت دشمنان ابن بیت جب حضرت ابن زہدی سالی سسری ہو کیا جابر لصوص و خامت عاقبت اعدا ہی  
 لہم لفظ نہیں کرتی تو سب امیر کی سالی سسری ہو کا کیا لفظ کہ بن کی اہلسنت البتہ والدین ماجد بن محمد امام کی  
 اسی رایت کی محض ہر فرقہ سے باقی وجہ حمایت او طس قسم کی رشتہ وار و کی باوصف عداوت و انواع مظالم عشر  
 و کہ پشور و فسق و فجور و عایت او حمایت کرتی ہیں خصوصاً معاویہ و زید و جوبالا اعلان دشمن خاندان اور قاتل  
 و دوران رسالت ہی او کی حق میں جو کہہ لیں پوت یہ فرقہ کرنا ہی ناظر کتب قوم مخفی نہیں اور نیز علی کی مظالم کا کیا  
 او کی باب نہ اہل بیت کی نسبت کسان میں صرف کیا تا ایک کہ وجہ و دایت ریح لا بار حضرت امام حسن کو جو سب حدیث  
 طعنہ زہر دیا پر آپ کی نہادت ہر گزین غرض ہو کہ کہیں مجتہد شکر ادا کیا اب خود ہی سمجھ لی کہ قاتل امام شہر شریف نہ  
 کون تھا قولہ اور بولانی والی کو نہ ہی شہہ علی ہی یا شیوہ حسن لہ اگلا جان جو سب سچو سچو سند ہو کہی جو مقول لہ  
 اقوال جواب اہل بغض موجب نظری ہی کہ عبارت مختصر حضرت حمید بن حضرت سلطان اہل طایفہ وین ہنر

من تمام میں کافی اور وافی ہی کہ احادی از عقلا فضل من الفضل بخیر نبی نماید کہ فضل آپ دین کہ مستحق  
 تدریجہ سب شیعیان اندر حد و حد شیعہ باشند چہ بموجبی کہ یہ دلیل استلزام علیہ اجزا الا المقتضا فی القسط الاول  
 قاعدہ محادہ کفر و وجوب محبت اہل بیت از ضروریات دین و شکرش و لو فقا از دائرہ اسلام خارج و بجا  
 یعنی الخاص پس چگونه کافرانیہ جنفی قرار نماند و ادبہی مانند و اجابہ پس معلوم ہوا کہ بعلانی والی کفر ہی اور  
 قتلا ہم دشمنیہ جنفی علی ہی نہ شیعہ حسن علیہ سجد آل ابو سفیان و وجوب اطلاع شاہ صاحب جہ اولیٰ من ہی سبحان  
 است فضلہ عزت کی رعایت نیز بعد کی حمایت کرین شہادت امام ہر او کی خوش ہونی کی تا وین و اہل بیت  
 دعای اللہ صغر اللہ صین جا کر اسکو مومن ہر اہل بیت ہندی ہی حبت و ہندی ہی ہی کہ خاص فضل میں ہی ملک  
 یعنی میں اور ابن سعد حسن موم اور شیعہ موم و موم ہر ہی علم ثقافت و رواۃ جادی ہی ہی ہر ہر کچھ تنگ نہ عار بکار طبع  
 ہونی کو تبا کی ہی تو انصاف ہر او سچ تھا و کہ معاویہ دیر مد کو سنی طیفہ بن اور امرا ہی انما عشرین و اہل جانی  
 یا شیعہ ان کی منع طعن اور اثبات ایمان میں سنی جان و بی میں یا شیعہ قائل امام شیعہ طیفہ مرام کو بصورت قائل  
 بموجب کلام هو الذی فضل الحین و ہو تابعی ثقافت سنی قابل تندر وایت اور ثقہ جانی میں یا شیعہ اثبات خلا  
 نیز ہر اور نفی امامت امام شیعہ کی سہلی لہ فی نظر الحین امر بل قائل بذلک کی سنی قائل میں یا شیعہ نقل کفر کفر  
 اول خارج ہے الا سلام الحین بخواس ہی ہی ہر کہ ماضی الحین الا لیسف جہ لا لہ الخلیفہ و الحین  
 باغ علیہ خاص حضرات اہل بیت کا افتخادی یا شعیان عزت کا بہت بڑو بڑو کی بہت بانی بناد عیون  
 خاک نا پنی چہا و ہنیا و عتقا و قرآن بہت ہی ملک میں کہ کہو کلا و ہانی میں جنس کر کہ بہت  
 ہرادی قولہ جواب اکابر شیعہ بطریق میں موجود ہی ہکو او کی اعادہ کی ضرورت نہیں اور جو شخصہ فہمی کہ  
 نہ تو اپنی کتاب کی سند ہی لور دی الکلبی عن زید بن جہم الخ لا علیہ السلام انہ فراد و لا  
 کا تو نفیست غزلاہم بعد قوق انکا ناخذ من انما کہ و خلا بنیکم ان یقولوا ائمہ ہی ان کہ من ائمہ  
 فقلت جملت فداک ائمۃ قال ابو اللہ قلت انما یقتضی اہل قال و ما رہل و اوحی بیدہ فعل جماعہ  
 انہی بیان آپ کی یہیت پہلی ہی وہ فصاحت ہمیں کہ جو لا جواب ہی لاریہ کتاب خدا کی کتاب ہی  
 یا وہ جو بلا گیا اگر سنی اول شیعہ ہی تو معلوم ہوا کہ جو بلا گیا وہ قرآن نہ تھا اور سنی ثانی میں آپ جہ



اور جو بیت ثانی صحیح بی نوبت اول آپ کی دروغ نویسی پر پرالہی کی اور خدا کا کلام و آئالہ الحافظون بل ہو کر  
 اوان احدیت پر آئی و دو نو طرحی آپ کی کلام بی آپ کو جو ہوتا بتایا پیر ہی اگر جلالی نام کو تو وہی الزام نام کو و اگر  
 ایک حرف القرآن میں تو دوسری سبط القرآن ہوی اقول رد جواب تحفہ مسروقہ تریہ و تفسیر مطامین غیب  
 بنفس و مکیں موجودی گر نہ مند و رہو کہ نہ ہاری عقل و فہم ہی مفقود ہی خبر بدعت حضرت عثمان یعنی احراق  
 کی ثبوت میں اپنی ہیبت بیاری کہ اس صحیح بخاری کی سند میں لو لیکن ہم اس روایت طویلہ کا ایک ہی فقرہ یا ترجمہ ہی  
 کہ مکتوبی میں رفتہ و سوز و آرمای عثمان جاسواہ صراحت القرآن فی کل صحیفۃ او مصحف ان بحرق نبی  
 اخلاص کی جو اوس قرآن کی جو ترجمہ یا تالیفات کی کل قرآن کی جلالی کا حکم کیا اور صاحب فتح الباری شامی صاحب  
 کا ہی کہ نہ ہا و کرد و نام صحرا و اس و کل مصحف بخالف المصحف القدیہ اسل بہ فذلک زبان خزانہ  
 ابی العزاف بالتاد یعنی حضرت عثمان بی حکم دیا کہ جو قرآن او کی بھی ہو بی قرآن کی مخالف ہوں وہ جلا دی جا  
 پس یہ وہ زمانہ تھا جہاں قرآن مجید عراق میں اگ سی جلا دی گئی اور شیخ عبدالحق دہلوی ہی شرح مشکوٰۃ فیہ  
 میں و ظاہر گشت کہ انچہ نزد حضرت یو بعد از وفای وعدہ و ذیہ فرخواستہ نہیں اور سب احراق مصحف  
 ہی تھا کہ قرآن مرتب کر دہ حضرت عثمان و رواج پائی اختلافات قرات و تشریب مصحف متعددہ کا جملہ  
 بالکل او تہر جاتی باقی اوان مصاحف محدثہ کی قرآن ہون میں کیا کلام ہی اسوہ سی امام ہنر فخر راسخ بی جواب  
 معن احراق قرآن نہایت احمول میں یہ عذر بار و نامقبول پس کیا ہی و اما احراق سائر المصنفات  
 بالمحقیقہ نہایت التعظیم لثلاث سبط المنبت منہ علی الارض فیما لہ نوع اختلاف یعنی لیکن جلال نام نہ  
 پس یہ دھنفت نہایت تعظیم ہی تا کہ اوس میں سی پر گندہ ہو کر زمین پر نہ گری کہ ایک قسم کا اختلاف ہی ہو چکی ہو اگر وہ  
 مصاحف محدثہ قرآن مروج کی قرآن نہوتی تو امام ہنر کبھی او کی تعظیم و اکرام میں ایہ نام فقراتی او کی ہی لفظ  
 مصاحف کا اطلاق او نہ کر گئی اور نہ اختلاف ہی بجاتی پیر ہی اگر قرآن جلالی ہی انکار کی لو تو یہ الزام اپنی امان  
 کو دو گروہ الزام نہ کہا نہیں گی بلکہ بالغا فی دیگر اکابر و راجحات احراق قرآن میں او کی جلاستان میں نہیں کو  
 جہلا میں گی بیکریف بنیاد و مفاد کی و دو سببیں صحیح ہیں اور مصاحف محدثہ و غیر محدثہ و دو مصداق ذلک الکتاب  
 لاریب فیہ میں اور بیت اول و ثانی میں نہ کوئی مخالف ہی نہ منافات ہی یہ قول بعد دل و حد کہ اگر بیت اول

صحیح ہی تو معلوم ہوا کہ جو جلا یا گیا وہ قرآن نہ تھا مجذوب کی بڑا اور خرافات ہی اگر فصاحت قرآن اور عدم احراق  
 جن کی یہ علاقہ دینی تو اس کو بیان کرو اور اگر نہیں ہی تو تم دونوں عین اپنی قول سی آپ ہی چہ پی ہری اور ان  
 مصاصت کی جانی ہی اگر کلام خدا و آنا لہ حافظوں باطل ہو کر الزام ذات احدیت پر آتا ہی تو آپ ہی ہوا و ان ہی  
 جنکا دین دایمان اثبات حرق قرآن ہلاک اس کو کمال تعظیم و تکریم قرار دینی سی خاک سیاہ ہوا جانا ہی شیعوں  
 بقدر دین تو یہ کلام ہی برحق ہی اور قرآن حج کردہ حضرت امیر حکیم تہمتی بعل بن سیرین وغیرہ سہا ہی نہ کر  
 ہی اور تو عین حکم کتبہ شہادت ایمہ اہل بیت کی پاس محفوظ رہا اور بنا برائشاد سید کو فین و مفاد حدیث طبع  
 قرآن و اہل بیت میں کہی جدا ہی نہیں ہو ہی اور نہ تا قیام فرج اکبر اور درود عرض کو شرا و عین افراق ہو گا  
 اور اس زمانہ میں وہ حضرت حجت خدا صاحب مانہ کی پاس موجود اور خدا قرآن اور نقیبہ حضرت سید افسر جان  
 رہا تو کلام حافظ ہی زمانہ قرآن مردج پس اگر ہم ہلکی ترتیب موافق تزیل نہیں اور بموجب تصدیحات فریقین فی الجملہ  
 اس میں نقصان ہی ثابت ہوتا ہی لیکن جعفر ہی بلاشبہ کلام خدا اور واجب عمل ہی اور بیہ نسبت امام حسین  
 اسی کی نسبت پر امور میں اب روایت کلینی علیہ الرحمہ میں خیانت کر لی کی کجایت اور اصول کافی کی کجایت  
 باب الاشارة و انصر علی امیر المؤمنین میں باین الفاظ پہلی ہی روایت ہی محمد بن یحییٰ عن محمد بن احمدر بن محمد  
 عن اسمعیل عن منصور بن بونس عن زید بن احمدر الحلالی عن ابي عبد الله عليه السلام قال سمعته يقول لما  
 نزلت ولا تعبد علی بر اسطالب کان من قول رسول الله صلعم لعل علی باقر المؤمنین کان ما اكد الله علیہما  
 فی ذلك الی یانہد قول رسول الله صلعم لهما قوا فیما علیہ باقر المؤمنین فقالا امر الله اومن رسولی یا  
 رسول الله صلعم فقال لهما رسول الله صلعم من الله ومن رسوله فانزل الله عن جبل ولا تخفنا الا ایمان بعد  
 توکید ہا وقد جلتہ الله علیکم کقبلا ان الله یعلم ما تفعلون یعنی یہ قول رسول الله صلعم لهما قوا فیما  
 امر الله اومن رسولہ ولا تمکروا کالقی نقصت غزایا من بعد قیوم انکنا اتخذوا ایمانکم خطا بینکم انکم  
 تمکرون ائمہ ہی ان کی مائتکم قال قلت جلت فداک ائمہ قال ای واقعہ ائمہ قلت فانا نقرا ارباب قال فی  
 ما انظر ادا و موبیہ افطر جہا انتمی بقدر الحاجة ای عبارت میں کتاب و کتب ہی واضح ہو گیا کہ میان و محدث  
 حضرت کو نہیں حضرت بخین کا ذکر ہی باطل اڈا یا پرچا ہی انہا کی دکان ہوتی تھو انہ فرما اور میان پرچم و دکان



و خدا بجهت اخوان و اهل دعوتنا استقامت و استراحت الی کتاب الله سبحانه اس کلام بلاغت نظام فی باب  
 که سلب عهد حضرت امیر اخوان کا اطلاق اہل بغاوت پر کرتی تھی ہذا آپ نے یہی ماحاشہ مجہم اخوان فطما  
 اگرچہ اہل بغاوت کی کچھ فضیلت نہیں ہے چنانچہ حضرت علیؑ کا اطلاق اسلام ہے یا غیور ہے یا مجاہد  
 مشکین و عبیدہ ہنسنا کیا جاتا تھا چنانچہ ابن ابی احمد نے شائع نسخ البلاغہ فی شرح خطبہ مذکورہ میں اسکی تصریح  
 اس طرح کی ہے فان قلت انہ قال نقابل اخواننا المسلمین و انہ لا یطلقون علی افعال الشارح الحارہ بل  
 لفظ المسلمین قلت انہ ان کتاب مذہب الی ان صاحب الکتاب لا یتیمی مؤمنہ بل سدا قاتا بخیر ان یطلق  
 هذا اللفظ اذ قصدہ غشیہ عن اہل الذمۃ و عایدہ بکلمۃ صامد انتہی اس کلام عمدہ علامہ نے یہی ثبوت  
 ظاہری کہ اطلاق اسلام بغاوت انشاء مفید و سیریل حقیقت نہیں کیا جاتا بلکہ بابت قدس و تفسیر اس میں مذکور ہے  
 و ما بین محاربین امام مجاہد الحسن اسلام اور پر کیا گیا ہے پس الی بغوت اور اسلام ہر ایک نام جسکی تفسیر خود سنائی  
 دیتی ہے کہ ہولدی خود و سبائت کا نام ہے انصاف کا کام ہے اور نہ سنا مستقیم بعض فقرات اور بعد سناست کتاب کا  
 توراتہ نور اللہ رفیعہ ذکر کئی جاتی ہیں کہ وہ الہیہ اخوت کی نسبت کیا خوب فرائی میں کہ بعض اخوان اور ان  
 بقیان نہ اسنے باشد چنانکہ خاندان کا فرائی و اہل انہ بیان در احوال و اخاہ و ہوا و الی غرض اخاہ و ہوا  
 و اذکر اخا عادی و مانند ان دلالت بر سلامت عادیان ندارد و بلکہ کافر و بد و زنج و در و چھند ہر ایک برا و بد و زنج  
 ہر ایک صاحب مصاحب گوید و خارجی بد و زنج و در و اگر چہ چلی اور برابر و خود و ان الذین اصغر کا بی شرم  
 و اجمال باشد کہ امانت و اذلال شہر الذی کفر و از نہال نباشد و ضعیفہ و کما ہو بوجہ رضائی ابی  
 ہو کہ و من نکت فاما نیکت و عجبش شرمیدی نباشد بقول اخوانا آنگاہ دلالت بر حجت و دل کند کہ بول خود  
 علیہ ساد و زیل نباشد انتہی افاد و ایجاد اور قطعہ حرام کو خدا ہی علامہ خوب چاہا ہے اور یہ ذکر ہے میں  
 و حید جانتا ہے ہر کفیک یک حکم شام کی نسبت خود جناب مفتی صاحب فی نہیں فرمایا بلکہ نسبت ہے کی نسبت معبود میں کیا  
 ہو ہنذر کی کتاب مثال میں یہ طوطی مطالب و کپی کا و معاویہ لا بدعہ الی ان قال و کانت ہذا امۃ من  
 العلماء الخ بیان ہمیں چاہے علامہ و حید و اللہ و جد فرید نہ ابو المنذر کی پوری عبارت کہی ان چار یا نہ  
 تفصیل اور شرارت نہ ترجمہ فقرات نہ شرح علامات بلکہ ان سب باتوں میں منہ موڑا و حید ہے کہ چاہی خود کوئی نہ

چو ژا اب بیان بی اپنی اقمہ پایا اور اسکا قول اسکی بعض اکابر یعنی ابو المنذر وغیرہ پر صادق آیا اب اسکی ساتھی  
 ابو المنذر کا شاہد بیچارہ بی کہ کب اہمیتی اپنی ہی فوج کو بکارت نہائی تو کہ نیرید کی سگی ہوئی سی ایسے عادیہ خارج  
 ایمان نہیں ابو طالب کی سیدنی ہی جیسا کہ تفسیر الی بجا و دین ہی جناب امیر کا نقصان نہیں اقول نیرید  
 کی سگی ہوئی سی نہیں بلکہ خلیفہ بحق اور امام وقت پر خروج و بغاوت اور محار بہ کرنی سی یہ خرابی آئی کہ پانچ  
 و اسلام فی رخصت ہائی او سہوہ یہ ہی ہوا کہ نیرید علیہ کی حمایت و رعایت کی او سکو اپنی حیات میں بھارت  
 علی الفاسد اپنا جانفشیں کیا اہل حل و عقد سی او سکی بیعت کردای او سکی خلافت سراپا آفت کی ہو جاسی ابتدا زمان  
 ہوا کہ نیرید کی سگی ہوئی سی نہ صحیح بلکہ او سکی خلیفہ بنائی سی یہ نقصان ہوا اور حسیب اس طرح ٹھہرے فائدہ ان ہی سگی  
 فی حضرت ابو طالب و فی امد عنہ کو جو شری مربی اور سرپرست اور عقد رسول مقبول ہی اور اسلام و کتب  
 تصبیح حضرت امیر و نیز بقول ابن ابی حمزہ ابن بیت کی نزد یک ثابت و برقرار اور بنفضای نصن ثانی ما کنت  
 مستخذاً للصلیب عقد اور بودای اشجار بانی و ابیض سفی الخمار و جہہ الحج مشائق انبار بنمروز  
 و آشکار ہی سیدین کہا تو بگو کہ اپنی نسبت تحت کلامی کا جانا را پر کف لای فرو بی علیہ الرحمہ کی خدمت میں  
 در بارہ مربی سید کائنات بر عایت خضار لکھی جاتی ہن جو صاحب فضا کی رو میں اسطرح فرمائی ہن تم سید  
 کہ خود رکھرا ابو طالب رضو خواجہ بھی را از کجا معلوم شدہ از انجا کہ چون رسول علیہ السلام طفل نامہ در وقت  
 و ہمد ہاش از وی تیرا کردند ابو طالب اور اکوفت و جنانہ برد و تربیت کرد و خدمت بجا آورد و تا بزرگ شد یا از انجا  
 کہ چون رسول دعوت کرد قوم را بدین اسلام و شریعت و حکام و ہمراہ عام و خویشان از و تیرا کردند ابو طالب ایمان نہی  
 اولیت و شکر کفار و فریب مضاد و بد کہ طہر او باطن از وی دفع میکرد یا از انجا کہ چون علی در نماز افتد ہن مطہر سکیم  
 ہر دیکر خود جعفر را گفت یا جعفر صل جناح ابی جحاک نا او نیز افتد اگر دیا از انجا کہ در وقتیکہ ابو طالب مہربان  
 می نشست ابن ابیات غرا در حق حضرت مصطفی گفت با نشان نشست و تعاد علیک الحبش ان محمد ثابت  
 علی و المہج من مہیبا از انجا کہ در مرض الموت کہ بجوار خدای تعالی میرفت و در صحبت حضرت رسالت ابن ابی  
 نظم فرمود و اوصی بنصر النبی الخیر منہد علیاً ابنی شیخ القی صعداً آسیا یا از انجا کہ سہ ماہان از وی  
 بر آگاہ ابو طالب در قدحیات بود حضرت رسالت را مہاجرت از کہ حاجت نخواست و چون آن سید کبر و زوال سر جانہ نیرید

حضرت رسول مختار را مهاجرت ناجارند غمتی اور تفسیر الی ایچا رود کی عبارت جو او کی رسم سزا بشارت به بیان  
 حبسک نکلی بی زبانی عبارت آری ایسی با هیأ شخص کی جسکی چوری اور دغا بازی بنیاد و اور سخن سناؤی بعد از  
 ہوتی آئی ہی قابل اعتبار نہیں اور سپرد دعویٰ دیکھی کہ حضرت ابو طالب کی سید بنی سی کو کچھ خطاب امیر کا نقصان  
 مگر ایلیکین معاویہ اور دیگر اہل شام کی فقدان سلام سی سبب اخوت و رضیہ آپ کا بے نقصان اور نہایت  
 سی ایتھذا الشیء عجاب ولا یفقد الا الخراج والتصاب فاشا والتدجی امام کی اہوت جسی کہ کوئی  
 قرابت کا نہیں حضرت ابو طالب کی کچھ کام نہ آئی تو اخوت برای نام حضرت معاویہ و دیگر اہل شام کی کیا کام آئی  
 بلکہ در باز پرس محاربہ امام کو کہ اور سی رنگ آری گی قولہ عاذا اللہ صلیک امام اپنا بیای کہیں انکو اس قدر  
 اور پیری موصیہ پڑا و دیگر جواب میں ہوتی کو تبار خدا انکی فریب سی مجاہدی سے صحبت میں نہ انکی گوی سی  
 اس ذات سی کہ براسی ہی اقول چند ایسا جواب کر ہو چکا خبر کہ اور سی سنو کہ حضرت امیر فی مثل اہل شام  
 خراج برانجام کو ہی بیای فو با سی حالاکہ مشیت ہی خراج کو حسب آخر کا قرعانی میں پس ہی حال ان  
 ہی جانین انکی سلسلہ الامکان کہیں کا برانہ مانین و نہ با وجود نقص قطعی حلیہ حوی کہو محاربین امیر  
 انکار او کی خلافت و امارت کا اقرار حضرت امیر کی پڑنبر گوار کی کفر یہ مانو و اصرار حضرت اہل بیت کا قول  
 اسلام میں انکی نزدیکی محض بی شمار پیران بیت کی دشمنوں کی دوست بلکہ یہ دوست ہو کر اس بڑا و بر مونہ  
 دی و لکر لبش غلی ظاکر جواب میں ہوتی کو تبار خدا انکی فریب سی بیای انکی اولاد میں نہیں کو سنی سی  
 اب ہی اگر اسکو شرم آئی جمل گئی سی مانہ اوٹھای حبسیا و عتقا و سے بوکرج خلیفہ ہوا بعد مصطفیٰ  
 چہنا فلک کو فاطمہ ہر اب کی جفا کہنی لگا کہ صدق ہی بہ حق ترانہیں مال نبی کو ترک بنانا و نہنیں رہنا  
 اہل بیت کو ناراج کر دیا آل نبی کو قوت کا محتاج کر دیا جب تک جہان میں بیت رسول خدا ہی ممکن ہی ملو  
 اور خفا ہی تازہ کی خلیفہ سی ہکڑہ بات کی پر کہ کہیں خبری کرنا و فات کی شہر خدا کی حب صیت ملک  
 بوکر کو جنازہ پہ آئی نہیں دیا از رو جی ہو کی گئی و خبری ناخبروس سی راضی ہوگا خدا کی و حد  
 ان شہار سی فقط اخیر کی چار شرو و نگاہ خلاصہ کیا قولہ ابنی و مذکی بر خباب سیدنا راض و معلول رہن اور  
 خلیفہ اول سی بات کی جسی و خبری آرزو ہو اوتی خدا راضی ہوگا حالاکہ کافی کہیں میں حضرت امام خلیفہ



باذن نہیں آتی اب کہیں کہوں کر دیکھو کہ حدیث شریف کی ابتدائی ضروری حضرت امام بیبراہ عجاز تم لوگوں کے  
 علم فاسد ہو چکا ہے اور فرمایا بدرستہ علماء و شہداء انبیاء میں سے جو کہ باغیا و خبیث لفظ وراثت کا استعمال مال میں  
 ہوتا ہے یہ قتال تھا کہ حوام گمان کرنی کہ علماء انبیاء کی مال کی ہی وارث ہونگی اور جب علماء وراثت مال کہلاتی تھیں  
 پھر وارث بخاتی پر حدیث مصعوی لا نورث کی ہی کچھ ضرورت نہوتی لہذا حضرت امام بیبراہ اس زعم میں ہل کر پورے  
 شیخ و دانشوران اصحابیاء و علمویں و فاضلہا و اولاد بنا کر امین یہ وراثت یوں ہی کہ انبیاء کی ملک اور ہم و دیگر کا  
 وارث نہیں کیا اجداد کے شرع سے بلاغہ اور مروج الذہب میں مذکور ہے کہ لوگوں کا انقطاع یہ تھا کہ سوا بیبراہ کے  
 اور کوئی جو بیکار وارث نہیں وائما اور ثرا احادیث بلکہ اولاد کو اپنی احادیث کا وارث کیا پس نفی میراث و بیبراہ  
 و دیگر اور میراث احادیث جو کلام امام میں خاص نسبت علماء کی ہی اس میں نفی میراث و ہم و دیگر و غیر  
 نسبت وراثہ حقیقی انبیاء کی کب لازم آتی جو منی یہ طریقی چوٹی مسیحائی التحدیث معصوم میں نوٹھی میراث مال  
 خاص نسبت حقیقی کی ہی تم لوگ غلطاً میراث انبیاء اور خصوصاً میراث سید انبیاء کو خلاف مقصود ذاتی جو صریح ہے کہ  
 انبیاء و اولاد میں منقول و انبیاء کی جگہ گئی جاتی ہو امام کی طرف خدا و رسول کی ہی نہیں شرعاً ہی جو اگر خدا و  
 ہمیں کی نشاندہی یہ مخالف اس راہ سے ہوا کہ کلام امام اور ثرا میں غیر مقبول جو علماء کی طرف راجع اور محدث  
 شہادتانی اور سکومرا و نہیں لیا اور نفی میراث کو عموماً وراثہ و غیرہ سے متعلق کر دیا حالانکہ یہ کار و باری نہ ملے  
 اسکی اگر حدیث مقبول کلام فصحا میں بکثرت واقع ہے اور سیاق حدیث ہی اس پر قرینہ و نحوہ ہے کہ حضرت انبیاء علماء  
 و ہم و دیگر اور زمین و حقار کا وارث نہیں کرنی بلکہ اولاد کی وارثت فقط اخذ احادیث میں منحصر ہے اس میں صحت  
 ظاہر ہے کہ وراثہ حقیقی حضرت انبیاء کی کیا و ہم و دیگر اور کیا زمین و حقار اور با زمین و انبار و بلاد و سرکات انبیاء  
 وارث ہوتی ہیں اور قدرت خدا تو یہ ہے کہ اگر اہل سنت ہی علی الرغم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کرنی میں چنانچہ صاحب کشف اور فیضان دینی فی تفسیر آید اذ عن علیہ بالعتشی الصفاۃ البیضا ذکر ہے کہ  
 کہ حضرت سلیمان فی ہزار گہڑی میراث پوری میں پائی تھی دیکھو اس جگہ پر تو وارث اور وارث و دونوں انبیاء میں  
 پس اگر حدیث میں معاشرا انبیاء لا وارث ولا نورث صحیح ہوتی تو بعد وفات حضرت داود و حضرت سلیمان کیوں ان کا  
 ترک کر لینی بلکہ مثل صدقہ اور ہر نام اور دن و چلال اور مانند خدک یا ر لوگوں کا مال جو نام اور موبہ کی ہے



کی یہ روایت ہی قال جاء فاطمة الى ابي بكر تطلب ميراثها وجاء العباس بن عبد المطلب يطلب ميراثه  
 وجاء معها علي فقال ابو بكر قال رسول الله صلعم لا نورث ما تركناه صدقة وكان النبي يفعل ففعل ففعل  
 علي وورث سليمان وافر ووقال ذكرنا بويتين وبيت من ال بيت قال ابو بكر هو هكذا امانت والله تعلم  
 ما اعلم فقال علي هذا كتاب الله ينطق فسلموا وانصروا انتهي اس وایت عمر اکابر اہل بیت سی جانف ظاہر  
 کہ جب حضرت ابو بکر نے نبی میراث انبیاء پر حدیث لا نورث سی استدلال کیا تب حضرت امیر فی آیات قرآنی سی میراث  
 انبیاء کو مذکور کیا کتاب اللہ متیقن اس طرح ثابت کر دیا کہ حضرت خلیفہ فی بقول خود ہو گیا اور سکون تسلیم فرمایا اور جب  
 سکوت و صمت اور کچھ بن نہ آیا پس ہر گاہ حضرت امیر جو مصداق کلی مع القرآن والقرآن مع علی ہیں اور کلام  
 و عوی باتفاق و لغین بالاعلان علم اور معرفت قرآن میں یہ تھا کہ کوئی آیت قرآنی نہیں ہے مگر یہ کہ میں جانا  
 ہوں جس بارہ میں نازل ہوئی اور یہی جانتا ہوں کہ وہ پہل میں نازل ہوئی یا جہل میں و لکھو آئی یا رات کو  
 نادر ہوئی کہ بقا و حدیث امامت بحیثیت موصوفہ نہیں ہے ان آیات میں میراث سی میراث مال ہی قرار دی ہوئی  
 اس طرح بات سمجھ اور قرآنی ابو بکر پر انسی استدلال فرمایا تو قول میراث علم جو بعض مفسرین اہل حق نے فی تفسیر آیات  
 میں بیان کیا ہے اس کی کسر مردود و باطل ہوا اس طرح حدیث جعفری میں نفی قرآن مال فی غنط علی کی ساریہ مخصوص  
 خود و مال امیر کی و پہلی بموجب تفسیر حضرت امیر ان آیات بنیات سی مخصوص ہی ہو اسی حضرت میراث انبیاء  
 تو قرآن اور اہل بیت جتنی بیعت اور تمسک پر ہم اور تم ملکہ تمہاری خلفاء راشدین سب کی سب مامور ہیں و  
 ثابت کر دیا اب حق پرستوں بانی را اوستی جو کچھ خلاف قرآن و اہل بیت کہا جبر کہہا اب یہی اگر آپ کی نزدیک  
 ماثر کی اور حق سی محتاج کردنی میں شیعہ باقی رہے تو صاحب صحیح بخاری اس شہابی حیا جو بی و مکاری کہ  
 یہی گلاؤں و کٹائی دہا یہی وہ عبارت یہ ہی عن عائشہ رضی ان فاطمہ رضی ام سلمہ الی ابی بکر تسألہ میراثا  
 من رسول الله صلعم قال ابو بکر ان رسول الله صلعم قال لا نورث ما تركناه صدقة و ابی ابو بکر ان  
 یدقم الی عائشہ فحدثت فاطمہ علی ابی بکر فذکرت فہی فذکرت فہی فذکرت فہی فذکرت فہی فذکرت فہی فذکرت فہی  
 النبي سئلہ اشیر انتہی خلاصہ آگاز بانی حضرت عائشہ یہ ہی کہ جناب سیدہ فی شکیو بیج کہ میراث ہو گیا جو  
 آنحضرت و کما حق تھا حضرت ابو بکر سی سوال کیا خلیفہ فی او کی جواب میں حدیث لا نورث بیان کی اور بقدر قلیل

دینی سی ہی انکار کیا پس حضرت فاطمہ خلیفہ اول سی ناراض ہوئیں اور اونی کہنا کہ کیا اور پھر مرتی و نہ کہ اولیٰ  
 بات نہ کی اور چہ پہنی بعد خبر کی زندہ رہیں ہتی اب اس سی طرہ کہ اور نا ضحکی اور قوت سی محتاج کر و نا  
 کیا ہو تا ہی شاید انی کس باقی رہ گئی کہ خدائی خلیفہ صاحب کی رای سی سو قوت نہ کی ورنہ اگر حق تعالیٰ ہے  
 مانند او کی اہل بیت پنہم سی قطع نظر کر لیتا اور مطلق رزق نہ دیتا تو چہ پہنی کا ہی زمانہ نہ گزرتا بہت جلد  
 مصروفہ مظلومہ کا جگر اتھام ہو جاتا اور کھجلی لہا لکین نہ کوی ہمار کی کتاب نہ مہار ہی ہی یہ فقط صاحب نسخہ کا  
 ایجاد اور کار گزار سی ہی شاہ صاحب فی تو اگلون سی زیادہ مہین و نگاہ ہم ہو بخا ہی ہی و ان تو فقط ا  
 حدیث ہی مگر ان ذات پاک نی ہو ری کتاب کی کتاب بنای ہی ۵ وہ نور شد ہی یہ ولی علی سبحان اللہ حدیث  
 صحیح بخاری جکی نسبت اصح الکتب بعد کتاب البیادی تمام سنو کی زبانوں پر جاری ہی بہ موجب روایت حدیث  
 عائشہ جو انی پر بر گوار کی حال سی بخوبی وقف تہیں اس بات پر ناظر ہی کہ خلیفہ صاحب فی فدک وغیرہ  
 سی کہہ ہی حضرت فاطمہ نہ یاد و دہیسی ناراض ہوئیں کہ تا دم مرگ خلیفہ سی کلام نہ کیا اور ناراض ہی  
 دنیا سی گئیں ایسی حدیث صحیح اور معتبر کی متبادل من ایک کتاب مجہول کا نام لیکر دہ طرہ نامی جو پیکل خلافت بیانات  
 و تعین اور مخالف روایات طرفین ہی واہ ری کتاب کہ جسکی نام اور مصنف کا نہ سنو تہیں کہیں بہت و زمان  
 نہ سنو تہیں نہ اس بنای ہو ری کتاب کی عبارت کچی خط اپنی چنگری ترجمہ پر نہ نازش و فخر اور روایت ہی  
 مخالفت پر پہا لند و ہرار کہ صاف اس حدیث فی رضامندی جناب سیدہ کی ظاہر کی اور قوت ہی خلیفہ اول  
 دیا اور خدا ہی رضامندی سیدہ پر گواہ ہوا آزر دگی ہل ہو ری کمال حبیبی اور راز خا ہی ہی اللہ اکبر کہ  
 مقامات سی ہدیہ ہی ان مدعیان اسلام کی ظاہر ہوئی ہی جب کوی حدیث فضیلت یا حیثیت اہل بیت کی کہتہ  
 اہست سی سند الکی جاتی ہی تو کہتی ہن کہ ہم ان روایات کو نہیں مانتی صحیح ستہ کی احادیث کو معتبر جانتی  
 پس اگر اتفاقاً وہ حدیث علاوہ صحیح بخاری و دیگر صحاح میں نکلے تو یہ کیا جاتا ہی کہ ہاری نزدیکی صحیح صحیح بخاری  
 ہی پس جو حدیث او میں ہو وہ واجب التسلیم اور جو او میں ہن وہ بمعاملہ او کی صحت سی جاری ہی اور اگر خدا  
 کی قدرت سی کوی ایسی حدیث جتی اہل بیت کی مظلومیت اور صاحب کی زیادتی نکلے ہو اور صحیح کبیرات خود بخاک  
 میں نکلے اور او کی خلاف کوی روایت مجہولہ ہائی گئی یا در صورت ضرورت بنائی گئی تو اس مجہولہ ہائی گئی

اتفاق اور تہ ضروریہ من افتراق اور صحیح بخاری بالایی طاق ہر جاتی ہی سے بہر تفاوت رہ از کجاست  
 تا کجاست ہر لیسہ کچہ حیاتی ہی نہ شرافی بہن خضو میان وحید نو اور خوش ہو ہو کر اند بخانیٹ جائت نی سہ  
 آگہ گاتی اور تالیان چنگان بجاتی بہن سے جو کہ علت تہی است نانی بہن کہل نی چنگان بجاتی بہن علیا  
 سے بہر تباری ہولی کا دعوی جو بہن صدیق ہم کہیں اوسی ہرگز رو تہن خلاصہ وحید قو کہ چہ جناب  
 کی دعوی کو جو ہوتا کجی اوسکو صدیق کہنا حکور و تہن بعد اکی کہ کہ جناب صدیق اکبر نی کہان دعوی کو چہ  
 کہا اپنی جہت کا کلام اوپر کی جواب میں دیکھو تم دونوں جو تہا ہوا وس سی تو لا اور جو چہ ہوا وس ہر تہا کر  
 اقول یہ توجہ ہی کہ جناب صدیق اکبر معنی حضرت امیر نی چنگا با دار طہنت خاص ہی لقب مبارک ہی ہرگز دعوی  
 کو جو ہوتا نہن کیا بلکہ دو کی دعوی کی حین ہو کر آیات قرانی ہی خلیفہ صاحب کو الزام دیا اور اگر صدیق اکبر حضرت  
 کو کہنی ہو تو ہوتا ہی خلیفہ تہن کہ فک کی سابتہ یہی ندر ہی اب سوادان دعوی کو جو ہوتا کیا چان بخاری  
 میں یہ عبارت ہی قال ابو بکر ان رسول اللہ قال لا نورث ما ترکنا صدقہ وابن ابو بکر ان یدفع الی فاطمہ ثنی  
 حضرت فاطمہ فی میراث ہنہر کا دعوی کیا خلیفہ صاحب نی کہ ہنہر کی میراث ہی بہن اور کچہ ہی سیدہ کونہ دیا ہر اور ہا  
 کرنا کہ ہا ہونا ہی اپنی ہری حدت کا کلام اوپر کی جواب میں دیکھو تم دونوں تو وہی سچی میں اور تم جو ہی اب تو لا  
 تہا کو موجب تغرب خود تہن تغیر کر لا اور ہاری کس جہت کا کلام تہی اور ہجاری جہا حوالہ دی رہی ہو اگر مہاجج واسطہ کو  
 کہتی ہو وہ تو اب محمول اور جائزین زاویہ قبول ہی کہ تم اسکا نام و نشان ہی بہن نہا سکتی اور تم کیا ہر خود اسکا  
 شاہ صاحب نہ نہا سکتی کتاب بنانی کو تو بنای مگر مصنف کی بنانی میں کچہ بن نہ آئی ہر تہا ہری بنانی جو ہی جہت اور  
 شاہ صاحب کی بنانی ہوئی کتاب کا کیا اعتبار فاعہ وایا اولی الابصار قو کہ اور جو کچہ اور ثبوت زیادہ ہو  
 منکر ہو تو علی قول کتاب پنج اکر اسہ کا ہی سنو وہا نہ لما وعظت فاطمہ ابابکر فذلک کنت لکنا با و ہا  
 علیہا انتہی جبکہ پنج فک ہر کردی تو دعوی کو کہان چہ ہا جانا اب ہی اگر نا تو شیعہ علی ہوا و منکر کلام شاہ  
 دہلی اقول بیان ہی جب عادت عبارت علامہ ناقص لکھی اور جہد لکھی وہ ہی مناسب نہ تہی کہ ہمیں خلیفہ  
 اور دو کی خاص صاحب کی نسبت ہر الزام آئی سچی نا فہم آدمی کی سچی کہ اٹھنی ہر یں ہی منہ کی کہنا ہے  
 جواب چہر ہی توسنی کہ یہ عبارت علامہ علیہ الرحمہ فی مصنف حضرت عمر میں یوں تحریر فرمائی ہی ولما وعظت

فاطمہ علیہا السلام ابابکرؓ فی ذلک کتب لہا کتابا ورقہ ہا علیہا فخرت من عندہ فلفیہا عمر فخر ذلک کتاب  
 فدعت علیہ انتہی یعنی جب حضرت فاطمہؓ نے مقدمہ فدک میں حضرت ابوبکرؓ کو نصیحت کی تو حضرت ابوبکرؓ  
 فاطمہؓ کو پیر دیا اور سند لکھ دی حضرت فاطمہؓ وہ سند لیکر ابوبکرؓ کی پاس سے بچ گئیں کہ حضرت عمرؓ کی اور وہ  
 سند حضرت فاطمہؓ سے لیکر پیار ڈالی پس حضرت فاطمہؓ نے اوکے حق میں بد دعا کی یہی یہ عبارت گو یا منتبط  
 سبط ابن جوزی کی عبارت سے جو کہ برائے ابن العربی شافعی فی سیر علی بن اسحاق نقل کیا ہے ان ابابکرؓ کے لیے  
 بعد ذلک ودخل علیہ عمر فقال اہذا قال کتابت کتبہ لفاطمہ میراثا من اہل بیتہ انما انتفق علی المسلمین  
 وقد حاربک العرب کاتری متخاخذ عمر الکتاب فشقہ انتہی یعنی حضرت ابوبکرؓ نے دینے فدک حضرت سیدہ کو  
 لکھ دیا اور حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ کی پاس آئے اور اس پر تحریر کو پوچھا کہ کیا ہے حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ یہ منہ سے جو  
 فاطمہؓ کو اوکے ہر ہر گوار کی میراث یعنی میں لکھ دی ہے حضرت عمرؓ نے کہا میرے مسلمانوں پر کیا نفع کرے گی حالانکہ ہم  
 دیکھتے ہیں جو کہ عربی ہر ہر حارب میں ہیں پر حضرت عمرؓ نے وہ دینا دیا حضرت ابوبکرؓ سے لیکر پیار ڈالی یہی اب موجب ان  
 روایات و نصین کیا بلکہ خاتم ملت کی کہ حضرت ابوبکرؓ فقط دینا دیا لکھ دینی پس اس مواخذہ سے ہری ہو گئی ہیں  
 اس لیے کہ جب وہ حضرت عمرؓ کی الزام دینی پر چڑھ ہو رہے اور تابع اوکے راہ کی ہو گئی اور وہ سند پیار ڈالی یہی لکھ  
 تہذیب حضرت عمرؓ نے فقہرہ فاما انتفق علی المسلمین حضرت ابوبکرؓ نے فخر کتابت کو ایک امر غلو و فضول سمجھ لیا کہ اگر وہ  
 پیار ہی بخانی تو یقیناً چہین لی جاتی تو اب استدلال الہی کتابت سے کب درست تھا اور فدک کا ذکر کتابت  
 ہوا البتہ اس سے کہ لکھ دینی ہی بقدرت خدا و تمنا میراث ہے حضرت ابوبکرؓ کی زبان مبارک سے کتابت اور  
 کی درست و ظہر سے جاری ہو گئی اور میراث پیغمبر کا صدقہ ہونا لغو اور اور بنیادی ہوی حدیث لا نورث اہل مال  
 حدیث سے جاری ہو گئی بلکہ ہم خلیفہ صاحب کی اس انصاف اور اپنی حدیث کی بطلان کی اعتراف ہوا تو کئی حدیث  
 کرتی ہیں اور اگر حضرت عمرؓ کی دیکھ میں نہ آتی اور پیر دوسری سند لکھ کر وہ فدک حوالہ جناب سیدہ غزوئی تو ہم سے  
 شکر گزار ہو جاتی فقط حضرت عمرؓ کی شکایت رہتی کہ کیسی بد لحاظ اور گستاخ آدمی تھی جہنم کی خلیفہ رسول  
 سی یہی ادبی فضول کی کہ اوکے لکھی ہوئی سند پیار ڈالی اور حارب بن العربی کی دیکھ دی اور فاما انتفق علی  
 المسلمین کی اوہیں شاخ نکالی لیکن اگر حضرت عمرؓ کی کہ غلو و فضول لکھ دینی کی حدیث رسولؐ کی لکھ دینا بلکہ منہ سے

اپنی کار رحائی ہی بتعام قیضہ او کو غلبہ بنایا سبکی خود محبت کی پروا اور سبکی کر دیا نبی اور نبوت کی خلافت پائی پر  
 اپنی ساختہ و پرورش غلبہ کی سند پیاڑنی بن گستاخی کسی بی باوی کی معنی تو جاری پس اس کا کچھ جاب نہ بنا و کہیم  
 اس سے بگبگی کی ثورا سوری نبی حضرت محمد کی سبب نہ دی ہی کیا بی بگبگی اب آگے جو بیا شود جادو کی نہیں  
 نہ کی کہا و کی قولہ اور جو غلبہ اول کی اس شخصیت اور عدالت پر ہی صدیق اور کو نہیں کہتی تو چوبی چوبی  
 جہنم میں مخلوق اول میں جناب غلبہ اتنی انصاف پر کا اور نبوت کی میراث ہجیر کا اخلاق کیا اور نہ کہدی ہی نہ  
 کی اور اگر دسی بات پر قائم رہتی تو بیک ہم او کی شکر گزار رہتی اور میراثیہ مصنف کہتی مگر صدیق کہتی میں جب  
 کلام ہوتا اس کی پہلی حدیث لا اؤف بنانی اور میراث ہجیر کی مثالی پر جو پرند او کی ثابت فوئی پر میر کا جواد کو  
 صدیق کہنا وہ اس چوبی دعویٰ میں تباری طبع مورد الزام ہوتا اور جو اپنی جادو کی کار و دروہی و حیدانہ  
 کا یا حدیدن ہجیر کا اب دست تا سفط اور آگے جو قولہ تباری تو مصنف کیا ہی ہم تباری ملا کہی کہ  
 او کو صدیق کہلا کر انہیں کی زبان ہی و نو جانین نکو جو ثبانی ہی کہ گفت انہی میں ہی کہ اتہ شل الامام  
 محمد بن علی الباقر حلیہ السیف حل جوت فقال نعم قد علی ابوبکر الصدیق سیفہ بالفضہ فقال الراوی  
 انقول علنا فونب الامام عن مکانہ فقال نعم الصدیق نعم الصدیق نعم الصدیق فمن لیقل لہا الصدق  
 خلاصہ قاتلہ فی الدنیا والاخرہ ہر اوی کتاب میں ہی ان لہا بعد اللہ جنت الصادق قال ابوبکر  
 الصدیق مر بن انتہی ہم الام کی قول سی غلبہ اول کی شان میں صدیق کی غلبہ ثابت کر چکی ایک تم جہدین  
 کہہو کی تو او کی صدق و کمال کی خاطر سے گ اگر دیکھ کر کیا ماہ میں بیو کی ہر چند کہ کو خوف نہیں اقول  
 جاری کہتے مینو میں نہیں ہی صاحب گفت انہی فی ابن جہد کی کلام میں ہو کو فضل کیا ہی اور دیا جہد کتاب  
 میں روایات اختلاف کی نقل کر تہ جہد ہی کر دیا ہی پر ابن جہد فی ابن جہد لہا من ہر افر کیا او کو نہیں ہی  
 کہنا آیت وحدت جائز میر ابن جہد کی قول ہی جہت کما فاب مناظرہ کی خلافت بلکہ خلافت انصاف ہی نہیں  
 ہی صاحب تحفہ کی قول پر علی کیا گفت انہی میں دیکھ نہ لیا پس تباری تو حقیقت کیا ہی کہ تم جاری الامام ہم  
 اب ہم تباری الامام کی منہ سی اب کو بہت صریح ثبانی میں اور انہیں کی زبان ہی و نو جان میں نکو جو ثبانی ہی  
 فقیر کہ میں ہی عن النبی صلوات اللہ علیہ عن ثلثہ حبیب التجار و من ال فرعون وال ثالث علی بن ابی طالب



بیانات اس شہادت پر یہی شہادت نہ کی ہمارے امام ربانہ رسول مقبول کو باغی و نافرمانی کہا مطلقاً  
 الا ذیف جہنم کیا کہا شور و غل و اضطراب حضرت پروردگار نے اپنی شیخ المسیح عبد القادر کی بیگانی سی روز شہادت  
 امام شہید اہل بیت حیدرین با ائمہ دشمن امام اور مردہ نیز یکسانی پر برادرین جگر درین اور سر یہ چاہی کہ  
 دیکھیں کہ صحبت امام پر افسوس بہنوں کو چاہی نہ بشون کو بچان ائمہ صلات اہل بیت تو آج تک اس بدولی پرست  
 میں منع نفیہ داری اور گریہ و زاری امام مقبول باری جن صدہا کا میں تصنیف ہو گئیں مجاہد اور  
 تراجم حضرت عرکا ایما و نوست پڑی گئی اور امام مظلوم کی صحبت پر روزا حضرت انبیاء کی رو میں شریک ہو کر  
 برہنہ نہ چھٹی گئی اگر سان و حیدر ہی سی کوئی ادنیٰ پروردگار کی قسم دیکر صحبت امام پر دینی کی خفت ہو  
 تو ایسی ناک ہون پڑائی گئیں داغ و آغ و کبر العیال چاہی گئیں جیسا کہ قول گشتہ میں امانت عیال  
 صحابہ بی کی قصاص اسکا لش حضرت امام حسین سی لیا اسکا سوالی خیال ہمارے امام ہوئی کی جیسی کیا اب  
 کلام آئندہ میں حدیث میں کچھ پر اعتراض کرنی سی اہل اور سب بہنوں کی افسوس کہ بچا جی حال کہا جی کا انہیں  
 کو یہ مصنف اہل بیت کی قول فیصل کو اہل بیت کی بارہ من مطابق نہ پای گا بل انسان مطلقہ بصیرہ و دل  
 صادق اور حضرت شیخ کیسی جگر امام اور شیوا سی شیعہ ہیں سی وجہ جی کہ جب بموجب روایات صحیحہ جکا ذکر الہی  
 آتی کا حضرت امیر و جناب امیر و مذہب امام مظلوم کی صحبت پر دینی تو بشون فی اپنی پند و امام کی پروردی کو  
 واجب جانا صحبت امام پر دینی رد لاتی ہن میان غوث کا جو بیکار امام کی صحبت ادنیٰ دشمنوں کی حاجت نہ  
 تیار ہوگی کہنا مانا اور سالی سسر شکر کا ذکر کہوں بار بار کیا جاتا ہی جب جتنی سالی سسر شکر حال پر خدائے  
 الہی کہی جان ہو چکا تو دشت کی سالی سسر شکر کا ذکر لیکن جو کہ آب کی خوشی سی خاک زمین ہی لہذا اور دشتی کو  
 کی اسیر عادیہ جو شری کہبت کی نالی اور جتنی سالی حضرت پیغمبر کی ہتی اوہنوں فی اور سالی مسود کی دیکھا دیکھی کہ  
 پیغمبر پر دست و زانی جگر مذہب بران امام مہفت سی ہمارے سازی کی اور نبرد میدی بیلا اوہنوں سی بیکار پس  
 شمر طعون سالی مجازی کا فضل اوہنوں سالی جتنی کی فضل کا پیغمبر جی جگر ادنیٰ ماحولہ کا چونکہ شمر سالی ہی پڑ کر دشت  
 تیار اس لہذا و غل بہت چاہی اب جو اس سالی مجازی کو کہا وہ ادنیٰ کو ہی کہوگی یہ بیان سکوت ہی ادنیٰ ہی جیٹ  
 رہوگی قول طالبان و قاتلان امام ہیں سی کوئی دشت حار شین نہ بتا کہ سنی شمار کیا جاتا یہ جب بات ہی کہ پیغمبر

ذات برادری کی لوگ امام کہ طلب کر کی میت پی کر بن اور فتن کرادہن اور آپ کو تاسف ہو کہ کیا یا حبیب  
 بی بی شکارون کا آپ ہی بن کر بن آپ ہی فتنوں کر بن اقول یہ فتنوں کی بنی بی بنکر بلکہ زعمان تلک شہری کہ  
 طالبان و قاتلان امام میں سی کوئی رشتہ دار نہیں نہ تنہا کہ سنی شکار کیا جانا اب ہم اکی جواب میں فرماید ہمدہ  
 کایان الزلات سدہ کا اعلان کرتی ہیں اول تو یہ فتنی کہ سنی شکار کی جاتی ہیں رشتہ دار نہیں کہ کھنصر  
 کس ای سی ہی کیا رشتہ دار فتنوں میں آپ کی زعم میں سنی نہیں بلکہ شیعہ شکار کی جاتی ہیں ان چونکہ رشتہ دار ان  
 حضرت عثمان طالبان و قاتلان امام میں شریک و علی ہذا رشتہ داران خلیفہ خیم ملک اور کافرانہ ناوشید نیز ہذا  
 سبانی فتن امام اور اس میں حرام کی تی ہرگز اس صحت سی ان مذکور ہیں کی رشتہ دار و شکار نہیں کیا تو میری کہتا  
 لی گو سبھی والی کہیں گی کہ شہر ہری کی بات کی و دم یہ کیا خود ہی کہ رشتہ دار نہیں سب کی سب خلفا صلیت  
 سنی ہی شکار کی جاتی ہیں کوئی اور نہیں شیعہ نہ اگر وہ قاطبہ سنی ہی شکار کی جاتی تو محمد بن ابی بکر بنوئی کہ سنی  
 کیوں رفتی کہلاتی سویم یہ تو کہنی کہ فقط طالبان و قاتلان امام میں ہیں کوئی رشتہ دار نہیں نہ تنہا یہ بنا ہوا  
 کی محاربہ میں ہی جو بنا ہوا اسلحا افضل منہا حضرت امام میں سی ہرگز کہتی کہ رشتہ دار نہیں نہ تنہا ہوا  
 محاربہ رضوی میں جبکی جرب و جوب نہیں ہی معافی کا پروان مل گیا تنہا یہ کرب براہ انصاف مانا خود بنا و کجی کہ  
 ام المؤمنین عاتکہ اور طلحہ زبیر جنوں فی خلیفہ وقت سی محاربہ کیا اور یادشیں حضرت عبدالمطلب و حمزہ بن ابی  
 بیعت رضوی سی انخاص مریخ اور بیعت معاویہ و زید بن اسد و قیس فرار کا اعلان بیعت زید پر ہاتھ لگا کر  
 منصب اکل غادر اولاد و غیر اللعنہ غنبلو غضب فرمایا اور بنا بکر بن زید و بیعت زید پر ہاتھ لگا کر سنانہ و بیعت  
 و رسول ٹھرایا امام شہید کو جرب زید سی منع کیا اور جب غازی تو بموجب فتنہ خود رشتہ دارانہا انہا انہا  
 یہ سب بزرگوار شہنشاہ یا بعض انہیں سی رشتہ دار نہیں بلکہ ہمارے جگہ صاحب بنی اور سنی شکار کی جاتی ہیں انہوں  
 رشتہ دار کسی بنو نہیں غازی شہادت حضرت امام میں تو خود حضرت شہنشاہ کی ڈالی ہوئی اور یہ ماہ انہوں کے  
 نکالی ہوئی خلاف بیعت نبوت سی انہیں کی کہی ہوئی کہ سنی خود و ایاس ہی کی ڈوبی ہی ہی اس اگر خوف خاند  
 نبوت سی نہ لی جاتی تو ہر تی ہر تی معاویہ و زید نہ لگے ہوں بیوہنی اور شہادت حضرت امام کی بیعت نبوت اتنی  
 کہ شخصی و اولاد و انہا کہ گزشتہ حد حسین کہا کھت اندھ قیفاش کہتہ ہر دنیا ہی جہاں کہ گزشتہ حد حسین کہا کھت





سائید جا کر و حیدر خالص اور عاشق صادق امام مظلوم اور محسن مظلوم کو کھنکھایا طلب انعام و عطا  
 جانگانی ہو کہ پاس اور انواع انعمہ و ناس کی حد می پسی مگر اوسن جو ماسی علیہ بی دبی دست  
 کو دست فاسقین نہ دیا جانہا ہی عزیز کو اپنی امام معصوم منصوب بن عزت قدر پشاور اور نالہ خدامین ایما  
 کیا خالیاتی کنت معہر فافوت فرما علیما التدا کی کیا جیانی اور معبود ساری کی کافران امام مظلوم  
 سستی نہ پسی شید ہری دہ میان اولی سجدہ والی دہ لاجول کافرتہ الا باقہ بلکہ فرانا انصافی کو  
 انصافی سی بدل کر اور چشم بصیرت کو دست عبرت سی کی کہ تم اور ہمارے تمام اہل تکرار و کیمین اور مکرر کرین  
 کہ یہ واقعہ شہادت محکم امتحان حق و باطل اور دار تقویٰ و نجسیت و سنی واقعہ جو ماسی اپنی کجا بھول  
 شید حضرت امام حسین علیہ السلام اوسن ماضی امام مظلوم و طاقتی اور بموجب ہول مذکورہ ہشت نیز پید  
 مدعی خلاف سراسر ہستی ہی او ہون فی اپنی ہول مذبی کی موافق نیز طالب حیفہ کو بطبع جان و دھن و غنہ  
 اپنا پیشوا اور خلیفہ بنا کر اوسکا ساتھ دیا اور حضرت امام کو مطابق نہیں قواعد و ہول کی اپنی غلبہ سی باطنی  
 شہید کیا اور جوشید ہی او ہون فی اپنی حقیقہ صبیحہ کی مطابق خرفہ مذ رسول کو من جانب امام مظلوم حضرت امام  
 اور معصوم اور اوسن محسن شوم کو منسلب اور علوم حقین کی کی حیح مصائب آلام ہن شوبک و ناصر امام ہی با و فیل از  
 شہادت امام اپنی جان کو موعید یا پس اگر امامت اور شہادت حضرت امامین کی حق او کج ہی تو بلا شید مذہب سید  
 حق اور مذہب ہشت جکی بنا پر نیز ملعون فی دعوی خلافت کیا اور اکابر ہشت فی دست تبیت او کی دست  
 میں دیا و اعلیٰ اور فاسدی اور اگر خلاف نیز بموجب ہول ہشت لاجول ملاوت حق اور العیاد با تدا کی حیح  
 باطل ہی تو آپ کی شہادت اور مذہب سید ہی باطن ہی نہیں ہو سکا کہ ہشت بخلاف اپنی ہول سلب کی خلافت  
 سی انکار اور شہادت حضرت امام حسین کا بموجب نہیں ہول کی با شہادت اور انکار کی سبکین استیوانصاف ہی کہ  
 مذہب ہشت مذہب حیا و حیت کی نزدیک کفر بموجب مذمت و شیطانی ہی اور اس نہ پر ہر کفر و فحش و بکبر و کبریا  
 صاف نفوذ مذہب سید و سنی اور کیا دودہ کا دودہ اور پالی کا پالی ہی اب جا کر گنہ گار و ناخوار مگر ہی ہاضم و فاسق  
 حیح کی شید مذہب سید بموجب باطنی کہ بغاوت و کفر و باطنی کی ذات برادر ہی کی لوگ یعنی شید اولیٰ حضرت  
 کو طلب کی حیح ہی کہین اور پرائی ہول کی موافق حق و باطن کی گردائین ادب آپ کی مذہب میں او پر و دلی سبک کی

امام حسین علیہ السلام  
 شہید گشت  
 در روز عاشورا  
 در کربلا  
 در سال ۶۱  
 در ۱۰ محرم

بی هویت بی کس منہ سی یہ کلمہ کہا کہ اس پر فرسوس سنون کو جا ہی نہ ملو اب سنون کی مذہب کی قلعی کون گئی اوسے دیکھو  
 کر نہ ہو آرندی حال نہ کہ فضول کا بن نہ بناو کسی پر نہ سی یہ کلمہ کہنا اگر ہو با حیا خاص رہا تو کیا عطا  
 ثابت ہی ہو تو پکنا ب میں سی نکلے ایک مایہ اکیدن زمین سی ظاہر کیا خلق پیمان کا فساد  
 یعنی لاکھوتہا نہ امان کا افتقاد مشق ہی کہ دایہ الارض میں علی ہونایا یہت سی حد نہیں سی منجلی  
 کہتی تی خود علی کہ من ہون صاحب عصا مہم ہی میری پاس من ہون خازن خدا سخیں گے اور راہیں  
 زمین پر کوئی نقش اہل زمین کی جہن پر ہنی ہوئی انگوٹی سلیمان کی مایہ من ہوگی چہر ہی ہوگی  
 عمران کی مایہ من ان اشعار سی نقطہ شعر سوم کو وحید نی لکھا اور اول و آخر کو اپنی بی ٹی بات کیو سی چوڑا  
 قولہ دایہ الارض حیوان ہوگا جناب اس کو حیوان مطلق بنانا اپنی حق من یشوئہ ہونا ہی انسان کا ہنر  
 یہ عقیدہ حیوان بنی ابو الامیہ اقوال یاسن نامق نی نسبت قرآن نامق کیا کہا کہ دایہ الارض حیوان ہوگا  
 یہ کیا خط و جنون ہی کہ سزات غلطہ اور تہ کریمہ اذ وقع القول علیہم اخرجنا لہم دایہ من الارض  
 متکلمہ ہرات الناس کا لفظ بابائنا لا یوقون ہی امام اہنت خرازی فی نفس کبر من بکھا ہی کہ علامہ ہی قنات  
 خروج دایہ الارض ہی اور اذ کی بیان میں کی طرحی مفسرین بی کلام کیا ہی اور بخشی فی نفس کشان میں بکھا  
 کہ خروج دایہ کہہ معناسی ہوگا اور وہ عصا موسیٰ اور گنہر سلیمان ہی ہوگا عصا بیانی یا مین و جویم من نکا  
 جس ہی ایک نقطہ خود پیدا ہو گیا پہلی کا کہ نام شمارہ و نشندہ کی طرح منور ہو جا ہی گا اور گنہر سلیمان ہی کا ذکر کی کہ  
 نفس کیا جس ہی ایک نقطہ سیاہ پیدا ہو کر پہلی کا اور کا فر کی تمام منہ کو سیاہ کر دگا اور تفسیر مارک من ہی کہ نکلے کا گواہ  
 منی اور کلام کہ گیا لوگوں ہی جہل من کہ آدمی ہاری لیاات کا نفس نہیں کہتی اور وہ کہی کا کہ گاہ ہو لخت خدا  
 ہی نکلا رعل پر ہی جس کی مایہ من بنا بر دایات اہنت عصا موسیٰ اور گنہر سلیمان ہو اور دلوئی عجا  
 خدا ہری اور صفت کتابت وغیرہ لوازم مایت انسانی ہی رکھتا ہوا وہ آخر زمانہ من ایک امر عظیم اور آیات  
 عجیبہ اور اسرار غریب خاں کائنات سی ہو او سکودید پرک حیوان مطلق کہہ دیا ہی حیوان مطلق کا کام ہی خصوصاً وہ  
 نصیب صاحب دایہ مطلق ہی جو جدت حضرت انسانی ہی رکھتا ہوا اور ادما کہ درجہ ان مردم اور زبان علی من  
 کلام ہی کہی نواب او کی جامع صفات کالات انسانی ہون من کلام ہی پس یاسن فضیلت و کمال اگر احوال ال

جو شقیق کتاب رحمن اور عالم علوم ظاہریہ و باطنیہ قرآن میں مراد و ادب الارض ہی حضرت مظهر العجایب مظهر  
 الغرائب ہوں اور شیعہ نے بموجب انہیں احادیث و روایات بلکہ حسب ارشاد خود جناب ابوالاباسنا صلی اللہ علیہ و آلہ  
 علیہ وسلم کے تصریح خانہ روایت بخشنی میں یہی پہلی ہی کشتہ ایہ فرمودہ یہی کہنی میں کہ بعضی قرآنی مکارم و  
 مشق کلمہ سی لایا سی معنی حج کی اور مراد اس کے نشان کرنا عصا و سیم سی ہی اسکا اذعان کیا ہو تو سنو مکار سی ہو  
 اخفا و یہ میں بحث کرتے کیا کہنا منع ہے خصوصاً جب حضرت اہلبیت ہی آنکلی فاعل ہوں جیسا کہ جناب غفرایہ علیہ السلام  
 عداد الاکرام میں قرآنی میں کہ احادیث کثیرہ سی و شیعہ سی ظاہر ہو یا ہی کہ مراد و ادب الارض ہی حضرت امیر میں نور  
 اس میں فاعل لا طائل کا النسب ہی اور اگر مقصود و کچھ تشبیہ ہی کہ جناب امیر کو ماہ کہنا مستحسن اور شیعہ ہی با  
 بر چند یحییٰ شکر الورد و ہی باطنیہ قول محض اسکی اہل علم کی تصریحات تشبیہات سی مرد و ہی چنانچہ  
 تصریح اکابر شیعہ حضرت شیعہ و مذہب جناب امیر کو کہی اسد اتمد ادب کی سیف اللہ قرآنی ہی اور جو وہ اہلوان میں  
 کہ سید کو کہن فی احدی من کون اور جو ضد کی ساتھ اور بموجب روایت ہدایت اسودا خود اپنی نفس میں کہ  
 فاعل اہل جہلکما نعم المکرک رکبت یا خلاصہ جل اور مرکب کی ساتھ تشبیہ و ہی اب اس جوان ماہن سی کو  
 ہو ہی کہ ان تشبیہات اور اطلاعات ہی جوان مطلق بخانا لازم ہی نہیں بنا بریق اول حضرت امیر کی سی ہی جناب  
 بشیہ و مذہب کی ساتھ سحر و سحر کیا پس دار و گیرفت کا سوادار ہی اور بنا بریق ثانی یہ بعضی معقول فصول و  
 ہی ماہن تشبیہ حضرت ثانی وقف معقول و خطاب حضرت را کہتہ اہل لفظ نفس اللہ قابل دید بلکہ نام و تشبیہ  
 اور اسکی شکر و تمجید ہی خانہ الاولیا ابن عربی کا قول جید دل لائق لاجل رأیت دینی علی صریح الفریس  
 نقل کرتے فرماتے کہ کو کہو را بنایا اپنی منہ میں تکلم نہ دی غلط و جبروت ہی لامبوت کا کچھ خیال نہ آیا و ان  
 فقط لفظ و ابگنی پر جوان مطلق بنایا اور پہا تو وہی صورت مجسم موجود ہی ابکس تصویر عرض کا خیال کیا  
 خاص سی و جوان مطلق بنانی پر شرا و جبروت کی دم میں ندا یا نہ ہو اسی عربی کو جوان صاہل بنا و دم سی کا  
 یہ کا نظریہ بنان پر شرا و دم ابن عربی سی یہ کہ صاحب اپنی منہ میں تکلم و صاحب بنیاد و عقدا و  
 کوثر کوئی دشمن حیدر نبوی کا غیر از متب ساقی کوثر نبوی کا ہوگی رسائی جب علی کی سبب بھی بہر پر جام و  
 امیر عرب بھی قبول کہ پیغمبر مطابق مذہب اہلبیت کی ہی نہ مخالف کی ساقی کوثر نبوی ہی انا اعطینا لاکثر

جناب بشیر و ذہیر بن نہ حضرت امیر اور اگر بقول صحیح نبی کوثر و سلمیٰ سینو کی ہی نہ خبر کو کہو کہ شیخ  
شیخ شیعہ بعد بن اور امیر کی دشمن جناب امیر کا سائبہ کوفہ میں انہیں قدم لی چوڑا امام حسن سی بجا لہر  
معاویہ و غاسی منہ موڑا جناب امام حسن کو بولا کہ ہا میں جملہ ای بلا کیا نہ یہ شیعہ کا خون اپنی گردن پر لیا جتا  
حسن مٹی کو قتی بنایا جتا سیدہ کو اہل بیت سی خارج بنایا اسی دوسری ہر امیر عرب سی جام کوثر لپی کو تبا  
ہو نمونہ دشمن امیر ہوتم کوثر سی مردم ہوئی سنی البتہ کوثر یادین کی کہ اہل بیت کی دوست اور جب علی کے  
بعد بن اور علی سنی عروہ بن ہی برابر سے تیرا گفت کی کیا قول خواب بات ہر چند بنایا نہ بیٹے  
اقول عجب نا فہمی مناظرہ ہی جب اسکو حضرت امیر کی ساتھی کوثر ہوئی سی انکار ہی تو عقیقہ جوا یا  
ترورہ سی ظاہر ہی مطاہن مذہب اہل بیت کیوں کر ہوا اور اگر اس راہ سی کہنا ہی کہ ساتھی کوثر کا قہم جنت دار  
ہو نا حیدر کراد کا خود روایات اہل بیت ہی ثابت ہی تو یہ انکار اسکا موجب تکذیب اپنی بعض ظاہر بر بلا کفر  
عداوت حضرت امیر ہی پر دشمن حیدر کیا اور حکم کوثر کیا کوئی با جان اسکو سفید نہ بھی کہ مالک کوثر موجب  
صلی اللہ علیہ وسلم بشیر و ذہیر اور ساتھی کوثر اور کی طرف سی حضرت امیر بن اور اگر بقول وحید ساتھی کوثر حضرت بشیر  
صحیح گو یہ آپ کی نائب حضرت مظاہر العجاہ علی عہد ہی جب ہی با عراف اکا اہل بیت کوثر اور جنت و سلمیٰ سینو  
اور مار جیم اور آب جیم و سلمیٰ سینو کی ہی کیوں کہ سنی دشمن رسول و اولاد رسول میں چھوڑ اور دسی خیمہ کی ان  
کو کافر بنا میں بلکہ معاویہ حسب تصریح امام سلمیٰ جو بقول علامہ زہری و با فنی و ابن مشکان و غیرہ امام مسلم  
اہل بیت ہی آنحضرت صلعم کی بعض اصحاب یعنی کنا نہ پرعت زنا کرین اور نصرت کنا نہ کی اہل بیت نعوذ بالتدبر مالک  
کا میں و کنا نہ تزوج امراۃ امیہ خزیمہ و ہی بتو بنت مر فولات لا انصر من کنا نہ انہی اور میں کنا نہ  
من ایہ یخرب لکامین قبل از نبوت جالس برین کہ کنا نص العادی فی الطبقات کنا اطلاق آنحضرت پر کرین  
بلکہ بعد از نبوت ہی موجب روایت اہل بیت جیسا کہ سلمیٰ فی مسند صحیح بن جریر سی تقدیر و نشود من نفل کما ہی قرآن  
رسول اللہ صلعم علیہ السلام فلما بلغ هذا الموضع افرأیہم اللات والعزیز و منات الثلاثة الاخری  
انقر الشیطان علی لسانہ تلك الغرائف العلوان سقا عتہن لہم قالوا ما ذکر الھنا بجا فی الھن  
نجد و محمد و النہو الشیطان کو حضرت کی زبان و می نوحان مستطہ ہر امین بنو کی تحریف اور شفاعت کا کنا

ان کا نام ہے  
میں نے یہ کہنا  
میں نے یہ کہنا  
میں نے یہ کہنا  
میں نے یہ کہنا  
میں نے یہ کہنا

ان کا نام ہے  
میں نے یہ کہنا  
میں نے یہ کہنا  
میں نے یہ کہنا  
میں نے یہ کہنا  
میں نے یہ کہنا



بی جواب رسول پر و سبب معین اپنی رسالت کی درود نہیں لکھا ہی تو وہ پہلی یہ ہی کہ آل رسول کی ہر  
 نفس میں بیان تک پہنچی ہی کہ وہ کافر ہو گئی ہیں انہی اہل انصاف و کھین اور غور کر کہ نہایت  
 کو آل رسول سی کیا محبت ہی پر اس حیا و حشمت کو دیکھی کہ اس دوسری نامتقول اور اس فنار و کردار کو  
 قدرت امیر عرب سی جنکو منافقت کو ٹھری ہی بطور خلافت رسول معزول کرنا جاہ کو ترسینی کو تیار ہو گئی پھر  
 اسے سنو اپنی حالات و مقالات کو دیکھو جن آل رسول کی جن میں سلفا کفر کا فتویٰ لکھا ہی پہچان دے وہی  
 میں نے سبب حضرت رسول فی عموما اکثریما اولادہی القاحون للہ والقاحون لی فرمایا کسی شاعر نے  
 شاعری کا صلہ حضرت رسول ہی لیا اور اسے مضمون کو نظم میں یوں ادا کیا ہے سادات نور وید و اشرف  
 عالم اند از حرم محمد و از عترت علی فرد اطعام سده و درخ بود لی کامروز از محبت شان نیست منہی  
 از ہر لکڑتید کہ میں گفتہ ہست القاحون للہ والقاحون لی اب کچھ تو خدا و رسول ہی ڈرو اور ان  
 کی ہر موقع پر حاجت اور اصحاب کی جا و جوار حاجت و حاجت پر نہیں انصاف کر دے ایک قریب عدو  
 دوست بکشتی جہنم کا لڑکہ برید ہی دبا کہ بیوی حالانکہ یہ اہل بیت پیغمبر حبیبی آپ کو گونگی عداوت ظاہر  
 نظری ہی وہی حضرات میں جو بموجب حدیث ثعلبہ نامور و دوحض کوثر قرآن سی جدا ہو گئی پس جب کوثر کا  
 دور و دال ہی تو ہم السبی دشمنو کا کفر و ان محال ہی مان شیخہ البتہ کوثر پر چاہیں گی اور پیر پر جام کوثر  
 پائیں گی کہ بموجب وصیت پیغمبر ان سے کفر بھالہ نصلاً بعدی متک و اطاعت ثعلبہ کو فرض میں جائے  
 ہیں اور بغاوت منہ حدیث سبی لا تقدیم منہ صاف تہ لکوا کیسی تقدیم و ترجیح اہل بیت پر مسلم نہیں نہ ہی پس  
 فی اہل بیت ہر اور و لکھو مقدم کیا ہر واقعہ میں اور کو جو ہر او کی دشمنو کا ساتھ دیا وہ ہر کثیفہ نہیں بلکہ عدا  
 ہم مذہب ہیں اور اطلاق اسم شیخہ او پر نفی محال دیا ہی مجھو حبیب کہ اطلاق کا فور زنگی ہر اور جہتہ ہو گئی  
 اور فی سبکی یہ شرط جو بی ملی ہو چکا ہی زیادہ تفصیل اور توضیح کی حاجت نہیں اور جس مثنیٰ کی نسبت جو الزام دیا  
 وہ بدون تفصیل جواب کہ کتاب لائن انتفاع و جواب نہیں کہ یہ عجب نہیں کہ کہنی اور کو مثنیٰ لکھا ہو اور تم کو گون  
 اسے دیکھو ہی سبب مثنیٰ ٹہرا ہو اس طرح جناب سیدہ کا اہل بیت سی خارج کر نہیں جو الہ شافی شیخ کافی جو حاجت  
 رہی تام شافی میں دشمنو و الی نہیں اور کچھ نہ لکھا جو کہ خیانت منہ رہی ہی کافی کی حدیث

ثابت ہو چکی ہے کہ انہما مطلب بنائی چارہ ہی امام ہرمت لکائی کو اصل حدیث میں کئی لفظوں کا اضافہ کیا کہ  
 خوف خدا اور شرم دیکھا کو دخل نہ دیا تو لاف خلیل شام کافی کی عبارت کا اولیٰ پیکر تھی بڑی بات ہے ہر کوئی  
 کہ بیان کسی کئی کہنی میں تم لگتی اور شافی میں خود نہیں دیکھا دوسری کی فتاویٰ پر دیکھا کہا گئی اور اگر خود  
 میں دیکھ کر دیکھا ہے تو اسکا ٹھیک ہندوستان بناو کہ ہم ہی دیکھیں کہ اوہوں نے عاتہ کی سکا قول نقل کیا ہے با  
 خلاف جو پر علماء و اہل حق خود ہی یہ خیال لکھ دیا ہے پیکر اگر اداں پر لاف لای تو انصاف کرو اور اگر غضب  
 برانقل قول دیکھو خود ہی ایسا لکھ دیا ہے نوہ معصوم نہیں اونکی لفظ کو معاف کرو آب رتا احتجاج بظاہریت  
 یہ تو بالکل بوج اور استدلال بی سند ہے معذرتاً ان میں دانت میں شیعہ لایا ہوا ہے آباہی ربطن فی خستہ  
 ابراہیم خلیل کو شیعہ فرمایا ہے پر شیطانیہ کہتی وجد کو کچھ روح حضرت ابراہیم سی بی حجاب نہ آیا اور کوئی کہ  
 انکی اکابر نے تو اتنے فیر وغیرہ کہنی پر کئی جگہ حضرت ابراہیم کو معاذ اللہ جو نہاں دیا ہے پس بگاہ شیعہ اہل حق کہ  
 میں حضرت خلیل سی جو خلیل کی شریک میں نوشیطانیہ کی محمد ہونی ہے نہ شیعہ بد اور نہ جب علی کی محمد ہونی  
 سنی بلکہ انھیں سے ثابت ہوا ہے کہ اکثر بد و نیک کی حد ایک میں دیکھیں اور حسن و قبح حسن و قبح  
 سنی اور گشت سیاہ اور سفید حد اور حروف میں برابر اور خاص و حید اور نیز بد و حید حرکات و سکنات  
 میں مساوی مگر یہ بقدر شرط ملائے فتوا خلاف حد و میں وحیدی بڑی اب ایک جہ ہے محمد علی کا کہنا  
 ہونی سی سیاہ سفید یا سفید سیاہ نہیں ہو سکتا پر شیطانیہ کی محمد ہونی ہے اگر شیعہ بد و ہر جاتی نوشیطانیہ  
 شیطان انانہا دو کو نہ کہ مرتبہ پانی سے سن ای سی جی جب علی ہی شرف اسکا حد و نیسی علی ہی خدا ہی  
 ستار و نیسی آگاہ زبان کسی کی کسی دل سی ہی چاہ شیعہ کیا کہ حد و میں ہو مطابن مگر قبض علی سی ہونا  
 بنیاد و اعتقاد حیدر تقسیم حبت و ناظر ہم میں نازش گاہی مقام کہ مولیٰ تقسیم میں قولہ قرآن  
 آپ کی نزدیکی خود و محبت اہل بیت جیسی ہی اوپر کی قول سی ظاہر کیلئے کا و بناو کہ قبول کرو و کی کسی  
 پادی کو ہی دعایٰ بدی نکرو و نہ جانیں جو نہاں دیا ہے پر نہیں مولیٰ کی نہیں ہونی بڑا زکوہ خاطر ہے  
 آپ کو فرد علی کی کہ نہ کہ بد و خدا آپ کی کتاب بنیاد و اعتقاد سی ہی گئی اور سکو آپ کی کتاب سی ہی ہونا  
 اور اپنی کتاب برائی دلیل نہیں لکھی کہ نہ کہ خود وغیرہ موجود ہی کیا خدا و کی ضرورت کی ہی حیکہ علی کی دعویٰ

اسکا حد و نیسی علی ہی خدا ہی  
 بنیاد و اعتقاد حیدر تقسیم حبت و ناظر ہم میں  
 نازش گاہی مقام کہ مولیٰ تقسیم میں قولہ قرآن  
 آپ کی نزدیکی خود و محبت اہل بیت جیسی ہی اوپر کی قول سی ظاہر کیلئے کا و بناو کہ قبول کرو و کی کسی



او کی مجتهدوں نے باطل کیا تو ہوا اپنی کتب کی دلیل میں کرنا کہا فائدہ سے دشمن آل عبا ہوں لوگ  
 اقول اس عبارت سراب خسارت کی ہر فرقہ کا جواب دے گا نہ دیا جاسی گا ہر بات پر ادراک موانعہ کیا جاسی  
 قولہ قرآن آپ کی نزدیک محدود اقول اب ہم بھی یہ آپ لوگ جب اپنی عیوب خانگی دیکھتی اور  
 شرماتی ہیں تو بدین خیال کہ مبادا شیخہ ہم پر طعن کریں آپ علی شعبوں ہی پر اور عیوب کی نسبت لگا  
 بین اری صاحب شعبوں پر اینہام نہ کیجی اپنی گہر کی خبر بھی محاضرات میں یہ روایت ہی کہ ابن مسعود  
 قرآن سے پہلے سب سے قبل کی سورہ فاتحہ اور مودعین کو نکال دالا مسند امام احمد بن حنبل میں عبد الرحمن  
 بن بکر سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن مسعود مودعین کو قرآن سے نکال اور مودعین ہی اور کتب ہی کہ یہ قرآن سے  
 کہیں میں فقیر و مشور میں ہی کہ ابی بن عبیدہ اور مودعین اور اللہ تعالیٰ انک نصیب واللہ اعلم  
 قرآن میں درج اور وہل اور ابن مسعود ان سکوت و انس خارج کر لی ہیں اور نہیں کہتے ہی اسی پر انہیں  
 خوالد بن رازی کو حیرت اور اضطراب اور یہ مسئلہ اذکی نزدیک سخت مشکل اور لا جواب ہی چنانچہ سیوطی نے  
 میں بعد ذکر قرآن کی نگاہی ومن المشکل علی هذا الاصل ما ذکرہ الامام فخر الدین الرازی قال نقل  
 فی بعض الکتاب القدیمۃ ان ابن مسعود کان ینکر کون سورۃ الفاتحۃ والمعوذتین من القرآن فیقول  
 القصص لا تار قلنا ان النقل المتواتر حاصل فی عصر الصحابۃ بكون ذلك من القرآن فانما هو من  
 الکفر وان قلنا لم یکن حاصل فی ذلك الزمان فلیزد ان یکون القرآن لیس بمعتاد فی الاصل انہی بعض  
 اس مہل تو اتر پر وہ سخت مشکل ہی جسکو امام فخر الدین رازی نے ذکر کیا ہے کہ بعض کتب قدیمہ میں منقول ہی کہ  
 سورہ فاتحہ اور مودعین کا قرآن سے ہونی ہی انکار کر لی نہیں پس یہ مرئیات سخت ہی پہلی کہ اگر کہیں کہ نقل  
 عصر یا بین انہی قرآن سے ہونی ہی مہل ہی پس انکار بابت خود موجب کفر ہی اور اگر کہیں کہ اس میں مانعین  
 نقل متواتر مہل نہ ہی پس لازم آتا ہے کہ قرآن مہل میں متواتر نہ ہو نہ ہی اب اس سے زیادہ اور کیا قرآن محدود  
 ہے کہ سورہ سورہی شکل کی اور تو قرآن میں نہ لگایا ہوں خود کی ایمان میں خرید پر قرآن موجب حیرت  
 ناظرین و دوسری روایت اتقان کی ہی قال اول من جمع القرآن ابو بکر وکتبہ نزول کا و الناس مانعین  
 نہ ہوں ثابت حکایت لا ینکف ابہ الا انشا حدی عدل و ان اخر سوغ جوفہ الامام خرمیہ بن





اعاده کی ضرورت کیا ہی اقول یہ تو ہی مثل ہوئی کہ دروغ گویم بر روی تو صاحب مہی تو جو کہ چھوٹا  
 ہی ہی چہ را با اور اخذ کیا اور اسی مجھ ہی پر نگاہ نہ کرو لازم دیا پر کہتی ہو کہ چھوٹا اعادہ کی ضرورت نہیں اور اعادہ  
 کس جانور کا نام ہی غرض چوری اور سببہ زوری کی مثل آپ ہی پر نام ہی قول کہ جیکہ دہی کی مہی کو او کی جھینک  
 فی مثل کیا تو چھوٹا اپنی کتب کی دلیل میں کرنا کیا فائدہ ۱۰ دشمن ان جواب تو تم لوگ بانی کذب مدعا ہونے کو  
 اقول کیون چہ وہ چھوٹا ہی ہو کہ کسی ہمارے جھیند دن فی ہمارے دہی کو چل کیا کسی ایک جھیند کا نام تو نہ  
 اگر اس صاحب کی بنائی ہوئی جھیند کو کہتی ہو تو اسی گناہ ہمارے ہی جھیند چوٹی جیسی کا نام بانی اور جو برکت  
 کتب امامیہ سی مہی لکھی با او میں غلطی اور افترا کیا یا اپنا سادہ ثابت کرنی کو اصل دابہ میں مفید و مصلوب  
 کچھ کا کچھ کر دیا ہی بان چنی البتہ باوجودیکہ یہ عقائد خاص ہا۔ یہ مذہب کی ہی گراں کی بیخوات کی رد میں ہی  
 کی کتب سی ثابت کئی اور جواب میں اپنی کتب کی دلائل کہیں نہیں بھی جیکہ دہی کی مدعا ہی بلکہ کو او کی بیخوات  
 اور جھیند دن فی مثل کیا تو چھوٹا اپنی کتب کی کیا ضرورت ہی اور واقعی ٹکڑوں میں دلیل میں کتب کچھ فائدہ نہ تھا  
 پر کیون آپ ہی میں دلیل میں کی اور دلیل ہوئی ۱۰ چہ اگر کسی کندہ حاشیہ کہ باز آیت شانی جہاں اختلاف  
 ۱۰ خالی زمانہ حادثہ سی کوئی دشمن دنیا ہی مایہ رخ واکم کسکو غم نہیں کیا کہی ان مہر کی جو جو جواب میں  
 یہ لوگ میں دین میں ہی انتخاب میں یہ میں خدا کی راہ پر حجت سی میں توبہ پیو اور دو اور پندہانی نہ بھی  
 چھوٹا جواب رخ و بلا نظر نہیں محنت کا جیکہ اگر ہی او کی خبر نہیں کرنا یہ آرزو جو جھیند ثواب کو  
 راہ خدا میں جسم میرا بارہ بارہ جو کیا کیا نہ ان بیت پر جو و ستم ہوا ہر ایک شتمہ صبر میں او کی نہ کم ہوا  
 افتادہ میں تمہاری تم او کی غلام ہو لازم ہی ٹکڑوں کی احوال نام جو وہ صبر تو حال ہی پر کچھ تو کیجئے  
 دل کو تسلی او کی صحبت پر و بیجی تنہا ہی حسین کرو بیکسی میں باو خبر کا قصہ فائدہ کرد و خلسی میں  
 جہاں کہ گیا ہو کوئی نہ جو ان ہا۔ ہر مشکل مسطح پسی چاہتی نظر مشہور ہی جہت فائدہ ہوا امام کہ  
 ہرگز نہ ہا فرق گوارا امام کو غنا کی جب چل کی ہوئی ہی آرزو دل پہر کی دیکھتی ہی نب اکبر صبر  
 معلوم ہی کہ چرخ فی آواز کو کہ کیا ابی پس کو باب سی رغبت جہا گیا سینہ بہ نیزہ کہا کی گرانہ کی سانس  
 ہا کہ کی غم میں کو ہی کیا صلہ میں کیا گندی کہ میں جناب حسین پر لکھتا ہی ابی صبر کی طاقت کو ہی

مومنين شهيد راه خدا مين اگر هزار سکا ثواب ديتا هي صاحب کو کر دو کار : روئي سي پيئي سي نه آبي کا جرگه  
 ده بي گيا ثواب بي روئي سي گيا گيا کي بي رو اک نه او ثوابن ثواب : مطلب بي کچه نه ناته گي خطراب  
 هني يه جمله شخار و اظهار مراتب صبرين حضرت ناطق مباد مفاواني نظم فرماي مين اسو طي فصل کي گي گي  
 نيا نه راه قريب و بي ابتدا ذکر صبر حضرت امام حسين عليه السلام سرکه کر بلا مين مضيمه اني مطلب فاسد  
 و فلق گر به دو کا کي کچه کران اشعار مين سي نقطه خاتمه کي چار شعر کي مين اور بعد اسي اني نصيب طي کو باطن  
 کي بي قول يه ايات مطابق حقيده اهنه مين نه طابق و فاض بر غنبت جيکا اوني نرو بک خطراب سي  
 ثواب جانا بي اور روزار و نهين تو برين بکي علی الحصين او اکي او تباکي وجبت له الجنة ان شج کيون سا  
 مين اور محرم مين و بها جو کري جاتي مين کيسا سیک پو خطراب بي کيسا مير و و انقاب ضبط کيسا صبر کي  
 کبان کو ي جاتي پير پسنگا نه بي لدر کو ي سده کو ي سي خون بها کر و تو کو اني بيافندي و کبان نه بي سار  
 کي ساري منفي صاحب کي قول سي هني هوي س مباد اول آن فرود ما يه شاد کانه پر و نيا و دهرين ببا  
 اقول ظاهر بي کليات موصوفه مين حث و ترغيب صبر نسبت جميع مؤمنين کي کي گي هي يعني هر موم کو چا شي کي  
 و ادم اور مصيبت و غم مين فلق اور خطراب اور بي صبري اور سچ ذهاب نه کري بلکه حال مين راضي برضا او نه  
 نسبت خدا بي کيس بي مصيبت هوندا و هر جنوع و فرع اور نه طال کري بلکه عوض و کي اني ايمه بي خصوصاً  
 حضرت سيد الشهدا عليه السلام و الجنة و النسا کي مصائب لا تعد ولا تحصى کا خيال کري پس ان اشعار مين امين کا  
 اشعار بي که مومن چرب کوي مصيبت و افغ هونو لایم هي که صبر کري او جنوع و فرع لا حول سي او کي ثواب نه کوي  
 کي اني امام کي مصائب اور او ظاهر باد کر کي اگر روئي تو او نهين کي مصيبت هر روئي ناکه ثواب بحساب پاي او روا  
 او سکا مانگان بجاي حضرت معترض اني او طي سمجھي تو يه سمجھي که مصيبت امام پر و زار و لا مانع به  
 کي خوب که مصيبت کي سندن که بيان کي بیک صفت جيب ان اشعار سي مصيبت امام پر روئي رو لاني کي شریک و صبر  
 ثابت هوي تو پر به مطابق حقيده فاسده اهنه کبان نهري حيا که مضرب معلوم و ا جانا ي شايه سي طاق  
 نياست کر نيکواندا کي اشعار چو کر آخر کي چار شعر لکھي که هر مطلب ضبط هوجا ي اور معترض کي نه و شنگ  
 و کبان لا حول و لا قوة بيه شعرون کانو کيا ذکر و نه تو اني امام پر روئي هي مدافعي مين لطف تو يه بي که نبض اکا

[illegible]

حضرت عمر رضی اللہ عنہما و انھما متیقون متذہبان پھر کہ کتب متعدد ایسا ان محزون و مملو  
 از بیان فراطع کای صحابہ کبار نہی کلار علی اللہ تعالیٰ تعجب ہی کہ جب تم ہاری امام کی مصیبت و شہادت  
 پر مدنی کا ثواب اپنی امام کی قول حق و دعوت عینا سی سنتی جاتی ہو تو ہر سچے مصلح علی العین ہر کیوں  
 شور و شر مچاتی ہو اسباب و اہیات ہر تو تم کہیں کی نہ ٹہری ہاری امام علیہ السلام کی مصائب پر و نا  
 مولانا منع بلکہ حرام جانو اپنی امام کا بیان ثواب کر یہ و بکا و مصیبت حضرت سید الشہداء میں کہنا خانو بہت خوشی  
 دین سی گئی نہ اودہر کی ہوئی نہ اودہر کی نگہاٹ کی ہوئی نہ کہہر کی باقی طعن و تشنیع نسبت حوادث و کلا  
 حوام جو عند اہل فتنہ پائے استباز سی ہا فطری شعار جلا و عوام ہی پس خواص شہ پر یہ وجود اللہ ہی اب  
 متنو عوام میں شمار ہو کر مستی چوٹی لگا اپنی خواص کے خبر لو اور اون تشیعات کو جو ہمہ کئی ہنی اور خدا کے  
 قدرت سی اور ان پراولٹ ٹہری دینے کو جب آپ کی حضرت خلیفہ ثانی گریہ و بکا کی بغضانی اور شدت  
 اضطراب و پریشانی سی نہ ہو بلکہ اہل و ملوک و اماس اور نہ کہ انتعال بہترین پاس ہو کر شل آئیں نہ وہ جتنی  
 چلائی ہیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما و آری و آری او کو بھیجی ہیں کہ باہی چنہ کی چلی کی تو خدا ہی بخود ہی ہر  
 آپ کیوں گری جاتی ہیں پس جب حضرت صحابہ کا یہ حال ہی نہ آپ و عشر و محرم ہیں ہر گونگی جو جن و خدیں  
 اور رونی و دلائی ہر جہت سی حضرت سید المرسلین و امیر المؤمنین و جبریل امین ہی اور اگر کسی چنہ بخانو  
 تفسیر حضرت عمر رضی اللہ عنہما کیوں طعن و تشنیع مجازانی ہیں آپ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی سربارک کی قسم سچ کہی کہ جب  
 ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افعال میں نیک نہا اور ان کی نزدیک حضرت کی موت سختی نہی تو ہر ہر کہہ و زاری انہوں  
 و بیزار سی کیسی اور چہ بگنا و دعا عقل کا کہہ نا ہر اس جو ناکیا منہی کہی سی و چہ کی کی بات پڑنا دل کا  
 اور قبل از مرگ و اولاد کرنا ہی خیریت تو ایک جلا شہدہ تباہ مطلب پڑی اور سچ فرمائی کہ اوستی  
 کہہ میں سی جو وفات حضرت سید ملکات میں شدت درد و غم اور رنج عالم سی اندھنہ ہو گئی تھی چہ  
 آپ کی مصلحت کی شہدہ کہ کسا خطاب ہی اور حرزار و و کسا انخاب اور جو موت حضرت شہدہ کہ  
 مگر گئی نہ میان مگر کون صاحب ہیں اور چنہ ہوں نی ایہ آناک میت چہ کر باوہلا وہ شہدہ  
 میان یا و دلا و کون صاحب اند اگر باوہ صاحب کا یہ حال نہ اور ایک صاحب کا مرگ چنہ میں







